REGD No P.47

رجسٹرڈ نمبر ق ۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

# بدر

ہفت روزہ — قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ: چھ روپے
ششماہی: ۳۔۵۰ روپے
ممالک غیر: ۷۔۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ | ۲۹ رفاہ ۱۳۳۸ ہش | ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۷۹ ھ | ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۴۴

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

## مسرت انگیز تازہ اطلاع

ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

حضرت اقدس کی صحت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہو رہی ہے۔
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر خدام کو ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ (الحمد للہ)

احباب جماعت اپنے محبوب امام کی مکمل شفایابی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

**اظہار تشکر** — قادیان ۲۷ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ربوہ سے مسرت انگیز اطلاع موصول ہونے پر مقامی طور پر قادیان کے مجلد درویشان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس خوشی میں صدر انجمن نے خاص طور پر درسگاہوں میں تعطیل رہی۔ درویشان میں مٹھائی تقسیم کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت نے انفرادی طور پر شکرانہ کے نفل ادا کئے۔

# سیاست انقلاب کے موڑ پر!

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۲)

**دلائی لامہ کی آمد** — ہندوستان میں ابھی کمیونسٹ پارٹی کے لئے فضا سازگار ہو ہی رہی تھی کہ اس کے سامنے امتحان کی ایک اور گھڑی آگئی۔ یعنی تبت کی بغاوت اور ہندوستان میں دلائی لامہ کی آمد۔ اس حادثہ کے بعد ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی۔ اور اس جمہوری آشتی ملک میں پھر ایک مرتبہ ان کی وطن دوستی مشکوک سمجھی جانے لگی۔

**کرنل ناصر کا کردار** — کمیونسٹوں کے وقار کو دوسرا زبردست صدمہ پہنچا وہ مصر کے مرد آہن کرنل جمال عبد الناصر کی کمیونزم اور کمیونسٹوں سے بیزاری تھی۔

۱۹۵۶ء والے قضیہ سوئز کے بعد کرنل ناصر کا رجحان روس کی طرف بہت بڑھ گیا تھا۔ بلکہ وہ اس سے کچھ ایسے "پل" گئے تھے کہ دنیا یہ محسوس کرنے لگی کہ عنقریب مصر و عرب روسی بلاک میں چلے جائیں گے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ کمیونزم کا قریب سے مطالعہ کرنے اور روسیوں کی چال ڈھال دیکھنے کے بعد کرنل ناصر اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ یہ راستہ ہماری قومی روایات کے خلاف ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مصر و شام کی کمیونسٹ پارٹی کے طریق کار سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور متحدہ عرب جمہوریہ کی حدود میں کمیونسٹ پارٹی خلاف قانون قرار دے دی گئی۔ یہ ایک زبردست رکاوٹ تھی جو کرنل ناصر نے اس گاڑی میں لگا دی جس پر بیٹھ کر روس مشرق وسطیٰ میں اپنے نظریات کی اشاعت کرنے نکلا تھا۔

**انقلاب عراق** — اس سے کچھ پہلے ہی عراق میں انقلاب آیا۔ اور شاہ فیصل و نوری السعید کو سپرد خاک کر کے عراقیوں نے معاہدۂ بغداد والے گناہ کا خونی کفارہ ادا کیا۔ وقت کی رفتار بتاتی تھی کہ انقلاب عراق سے مصر و عراق کے دوستانہ تعلقات دیرپا ہو جائیں گے۔ مگر یکایک سیاست نے ایک انگڑائی لی۔ اور جمہوریہ عرب و عراق کے تعلقات میں بدمزگی پیدا ہو گئی۔ اس وقت مشرق وسطیٰ میں روسی مفاد کا نگہبان عراق ہی رہ گیا تھا۔ مگر تھوڑے ہی دنوں بعد وہاں بھی بریگیڈیئر قاسم اور کمیونسٹوں کے درمیان رسہ کشی شروع ہو گئی۔ اور معاہدۂ بغداد سے علیحدگی کے بعد بھی عراق میں روسی وقار کو زبردست صدمہ پہنچا۔

**ہند و چین کے تعلقات** — یہ تو خیر دوسرے ممالک کی بات تھی اب اپنے ملک میں کمیونسٹوں کا سیاسی کردار دیکھئے۔ "تبت کی بغاوت اور ہندوستان میں دلائی لامہ کی آمد" کے بعد ہند و چین کے تعلقات میں کچھ کشیدگی آگئی۔ پیکنگ سے ہندوستان پر بہت سے الزامات لگائے گئے۔ ان میں ایک زبردست الزام یہ بھی تھا کہ تبت میں بغاوت ہندوستان کی تحریک پر ہوئی ہے۔ اور اس بغاوت کا مرکز ایک ہندوستانی علاقہ ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند نے چین کی اس بدگمانی اور افترا پردازی پر سخت افسوس کا اظہار کیا۔ اور صاف اعلان کیا کہ تبت کے حالیہ حادثات میں ہندوستان کا کوئی دخل نہیں۔ مگر چین نے وزیر اعظم ہند کے اس تاریخی اعلان کی کوئی قدر نہیں کی۔ اور وہ برابر یہ الزام دہراتا رہا۔

**ہند کمیونسٹ پارٹی کا کردار** — اس وقت ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی نے افسوسناک رویہ اختیار کیا۔ پیکنگ کے الزامات کی تصدیق کی اور وزیر اعظم ہند کے اعلان کی تکذیب۔ دلائی لامہ جی کی آمد پر ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے اظہار مسرت کیا۔ اور جن کو حکومت ہند نے اپنا معزز مہمان قرار دیا۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا نے ان کے خلاف بھی لب کشائی کی۔ اور سامراجیوں کا ایجنٹ کہا۔ کمیونسٹوں کی یہ حرکت ایسی نہیں تھی جسے ہندوستان آسانی سے معاف کر دیتا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد سارے ملک میں کمیونسٹوں کے خلاف غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔

**چین کی جارحانہ کارروائی** — اس کے چند ہی دنوں بعد وزیر اعظم ہند نے پارلیمنٹ میں یہ سنسنی خیز اعلان کیا کہ چین نے ہندوستان کی چند سرحدی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور سرحدوں پر چینی فوجوں کا زبردست اجتماع ہے ہندوستان کے علاوہ نیپال، بھوٹان اور سکم کی سالمیت بھی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دوسرا انکشاف یہ ہوا کہ حکومت چین نے اپنے ملک کے تازہ نقشے میں ہندوستان کا چالیس ہزار مربع میل کا علاقہ اپنی حدود میں دکھایا ہے۔ اس اعلان کے سنتے ہی سارا ملک ایک سکتہ کے عالم میں مبتلا ہو گیا۔ ہر شخص اس وقت یہی کہتا تھا کہ کیا اقوام متحدہ میں چین کی رکنیت کے لئے ہندوستان کی جد و جہد اور "ہندی چینی بھائی بھائی" کے نعرہ کا یہی بدلہ ہے۔ چین کے اس اقدام سے ہندوستان کے وقار کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا۔ ہر طرف چین کے اس جارحانہ اقدام کی مذمت کی گئی۔

اس سیاسی ماحول میں ہند کمیونسٹ پارٹی نے جو پالیسی اختیار کی وہ ہندوستان کی داخلی و خارجی پالیسی کے سراسر منافی تھی۔ اس کے لیڈروں نے چین کو حملہ آور کہنے میں بہت ہی ڈھیلی سے کام لیا۔ اور کیا بھی تو بہت گول مول اور ذو معنی الفاظ میں۔

**سرحد کا تعین** — وزیر اعظم ہند نے دوسرا اہم اعلان ہند و چین کی سرحد کے متعلق کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہند و چین کی دوستی برقرار رکھنے کے لئے "میکموہن لائن" کو سرحد تسلیم کر لینا چاہیئے اور اگر اس میں کچھ رد و بدل کی ضرورت ہو تو باہمی سمجھوتہ اور مفاہمت سے اس کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ یہ اعلان منصفانہ اور صلح پسندانہ تھا۔ مگر ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی نے اس اعلان کا بھی خیر مقدم نہیں کیا۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کی اس پالیسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام کو اس کے خلاف پروپیگنڈہ کے بہت سے مواد ہاتھ آ گئے۔ اور فی الجملہ ملک نے یہ محسوس کیا کہ ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی دراصل "بین الاقوامی کمیونزم" کی ایک شاخ ہے۔ جس کی بنیاد خود کارل مارکس نے اپنی زندگی میں ڈالی تھی۔ اور آج جس کا مرکز ماسکو یا پیکنگ ہے۔ اور یہ وہیں کے اشارہ پر نقل و حرکت کرتی ہے۔

اس سرحدی تنازع کے ضمن میں پارلیمنٹ اور اخباروں میں "میکموہن لائن" کا بار بار ذکر آیا ہے۔ لہذا اسی جگہ اس کی ذرا وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ (باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ... آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

# ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

### مقام اجتماع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور خدام کی طرف سے فرطِ محبت اور پرجوش عقیدت کے والہانہ اظہار کا پرکیف نظارہ

ربوہ ۲۴ر اکتوبر۔ کل یہاں مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو نماز جمعہ کے بعد خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع دینی تربیت دعاؤں اور مکیہ اپنی کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس روح پرور پیغام کو پڑھ کر سنانے کے ساتھ کیا جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی موجودہ علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود اٹھارھویں سالانہ اجتماع کے موقع پر از راہِ شفقت لکھوا کر بھجوایا۔ اور جس میں حضور نے خدام سے تبلیغ اسلام کی جدوجہد کو تا قیامت جاری رکھنے اور اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے چلے جانے کا عہد لیا۔ بعد ازاں محترم نائب صدر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح اجتماع کا افتتاح خدمتِ اسلام کے عہد کی ایک نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ تجدید اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان عمل میں آیا۔ افتتاح کے بعد ساڑھے چار بجے شام کی درزش جکر ورزشی کھیلوں کا پروگرام جاری تھا اور خدام والی بال اور کبڈی کے مقابلے دیکھنے میں مصروف تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کے باوجود از راہِ شفقت مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ جونہی حضور ایدہ اللہ کی موٹر کار مقام اجتماع کے دروازے پر پہنچی تو حضور کی تشریف آوری کی خبر یکدم مقامِ اجتماع کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پہنچ گئی اور خدام جو ورزشی کھیلوں کے مقابلہ جات دیکھنے میں مصروف تھے۔ دیوانہ وار مقام اجتماع کے ان راستوں کی طرف دوڑ پڑے جن سے حضور کی کار گذرنی تھی۔ حضور کے دیدار سے مشرف ہونے کی تڑپ اور محبت و عقیدت کے والہانہ اظہار کا یہ نظارہ عجب کیف و سرور کا حامل تھا۔ خدام دیکھتے ہی دیکھتے راستہ کے ساتھ ساتھ دو رویہ قطاروں میں آ کھڑے ہوئے۔ حضور کی موٹر کار جس میں حضور کے ساتھ محترم جناب چشمت اللہ خان صاحب مکرم جناب سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی بیٹھے ہوئے تھے آہستہ آہستہ خدام کے درمیان میں سے گذرتی جاتی تھی اور خدام "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہتے جاتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ اس طرح پورے مقام اجتماع کا دورہ اور معائنہ کرنے کے بعد موٹر کار میں ہی واپس تشریف لے گئے۔ حضور کی موٹر کار جب مقام اجتماع میں سے ہو کر اجتماع کے گیٹ پر واپس پہنچی۔ تو خدام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور حضور کے دیدار سے مشرف ہونے کی خوشی میں اظہار تشکر کے طور پر پرجوش نعرے بلند کئے۔

چنانچہ تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔

## افتتاحی اجلاس کی کارروائی

افتتاحی اجلاس کی کارروائی پونے تین بجے سہ پہر کے قریب محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت اس حال میں شروع ہوئی کہ شریک ہونے والی جملہ مجالس کے خدام اپنے اپنے خیموں کے سامنے صف وار کھڑے تھے۔ پہلے مکرم بشارت احمد صاحب مہتمم عمومی مجلس مرکزیہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہٗ محترم نائب صدر صاحب خدام نے ان کا عہد دہرایا۔ جب خدام آپ کی اقتدا میں عہد دہرا چکے تو محترم نائب صدر صاحب نے تمام خدام کو جو ابھی تک اپنے خیموں کے آگے صف وار کھڑے تھے باری باری قطعہ وار آگے آنے اور سٹیج کے سامنے دریوں پر بیٹھنے کی ہدایت فرمائی۔ جب تمام خدام آ کر بیٹھ گئے تو آپ نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں خدام الاحمدیہ کے اٹھارھویں اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس پیغام کو سنانے کے ساتھ کرتا ہوں جو حضور نے از راہِ شفقت خاص اس موقعہ کے لئے مرحمت فرمایا ہے۔

چنانچہ اس کے بعد آپ نے حضور کے تازہ روح پرور تفصیلی پیغام کا مکمل متن پڑھ کر سنایا اور پیغام سنانے کے دوران خدام سے تبلیغ اسلام کے متعلق وہ عہد دہرایا۔ جو حضور نے اس پیغام کے ذریعہ خدام سے لیا ہے اور اُسے نسلاً بعد نسلٍ دہراتے چلے جانے کی تلقین فرمائی ہے۔ خدام نے کھڑے ہو کر جس اخلاص اور جذبہ و جوش کے ساتھ یہ عہد دہرایا اس کا نظارہ حد درجہ روح پرور اور ایمان افروز تھا۔

حضور کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنانے اور اس کے دوران خدام سے تبلیغ اسلام سے متعلق ایک مقدس اور تاریخی عہد دہرانے کے بعد محترم نائب صدر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے اٹھارھویں سالانہ اجتماع کا آغاز ہوا۔

امسال اجتماع میں ۲۷۱ مجالس کے ۱۶۷۹ خدام اور ۷۰۵ اطفال شرکت کر رہے ہیں۔ یاد رہے گذشتہ سال اجتماع کے پہلے روز ۱۱۰۹ خدام اور ۵۰۰ اطفال نے شرکت کی تھی۔ اس طرح امسال پہلے روز کی ہی اعداد شماری کے مطابق گذشتہ سال کی نسبت ڈیڑھ صد سے زائد خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(الفضل ۲۵؍۱۰؍۵۹)

---

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور پیغام میں تبلیغ اسلام کے متعلق خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ سے ایک عہد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر موجودہ علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود از راہ شفقت جو روح پرور پیغام لکھوا کر بھجوایا اُس کا اصل متن تا حال یہاں موصول نہیں ہوا البتہ اس میں مذکور اُس مقدس عہد کے الفاظ اخبار الفضل مجریہ ۲۵ر اکتوبر میں شائع ہوئے ہیں جسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:-

"حضور نے پیغام میں فرمایا میں اس وقت تمام خدام سے تبلیغ اسلام کے متعلق ایک عہد لینا چاہتا ہوں تمام خدام کھڑے ہو جائیں اور اس عہد کو دہرائیں:-

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔

اپنے پیغام میں خدام سے یہ مقدس عہد لینے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یہ عہد جو اس وقت آپ لوگوں سے لیا ہے متواتر چار صدیوں بلکہ چار ہزار سال تک جماعت کے نوجوانوں سے لیتے جائیں اور جب تمہاری نئی نسل تیار ہو جائے تو پھر اُسے کہیں کہ وہ اس عہد کو اپنے سامنے رکھے اور ہمیشہ اسے دہراتی چلی جائے اور پھر وہ نسل یہ عہد اپنی تیسری نسل کے سپرد کرے اور اس طرح ہر نسل اپنی اگلی نسل کو اس کی تاکید کرتی چلی جائے۔ اسی طرح بیرونی جماعتوں میں جو جلسے ہوا کریں ان میں بھی مقامی جماعتیں خواہ خدام کی ہوں یا انصار کی یہی عہد دہرایا کریں۔ یہاں تک کہ دنیا میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے اور اسلام اتنا ترقی کرے کہ دنیا کے چپہ چپہ پر پھیل جائے"

(الفضل ۲۵؍۱۰؍۵۹)

خطبہ جمعہ

# ظاہری عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے دل کی کرنے کی بھی کوشش کرو

## اگر دل میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت پیدا ہو جائے تو انسان کا ہر کام خدا ہی کیلئے ہو جاتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۵ مارچ ۱۹۲۶ء بمقام قادیان

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
قرآن کریم میں اس کی ام الکتاب یعنی سورۃ فاتحہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ

### اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قدرت

ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ کرتا ہے انسان کرتا ہے خدا تعالیٰ کا اس کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ سب کچھ خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے بندہ کا اپنے اعمال سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں ان دونوں خیالوں کو رد فرماتا ہے۔ چنانچہ سورہ فاتحہ میں ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہو ایاک نعبد کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تیری ہی بندگی اور عبودیت اختیار کرتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ

### عبودیت کیا ہوتی ہے

عبودیت کے یہ معنی نہیں کہ کوئی انسان نماز پڑھ لے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کسی کے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے سے کیا تعلق کیا کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو یہ کہے فلاں میرا غلام ہے۔ کیونکہ وہ دن میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یا تین دفعہ یا چار دفعہ سلام کر جاتا ہے۔ نماز کیا ہے خدا تعالیٰ کے حضور سلام اور حاضری ہے۔ پھر کیا کبھی کوئی حاضری اور سلام سے غلام کہلا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو ایک یا دو بار نہیں بلکہ دس بیس دفعہ سلام کر جاتا ہے۔ لیکن اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتا تو وہ کبھی اس کا غلام نہیں کہلا سکتا پس جب خدا تعالیٰ سورہ فاتحہ میں سکھاتا ہے۔ کہ کہو ایاک نعبد ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تو اس کا یہ منشاء نہیں ہو سکتا کہ کوئی نماز پڑھ لے اور کچھ نہ کرے تو وہ عبد بن جائے گا کیونکہ ۲۴ گھنٹہ میں پانچ دفعہ سلام کر جانا عبودیت نہیں کہلا سکتی۔ اتنی عبودیت تو دوست اپنے دوستوں کی یا محلہ والے ایک دوسرے کی بھی کر لیتے ہیں۔ جب دن میں ایک دوسرے کو سلام کر لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ

خدا تعالیٰ نے جس عبودیت کا حکم دیا ہے۔ وہ

### اور ہی رنگ کی عبودیت

ہے جس کے متعلق بندہ کہتا ہے کہ وہ اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ اس کے مقابلہ میں یہ کہنا کہ کسی اور کی بھی اطاعت کرتا ہوں غلط ہے۔ کیونکہ ایاک نعبد کے یہ معنے ہیں کہ انسان کہتا ہے میں تیری ہی عبادت

کرتا ہے اس سے زیادہ دوستوں کی صحبت میں گذارتا ہے۔ اور اگر انسان دیکھے تو اسے معلوم ہو جائے کہ دوسروں کے لئے وہ خدا تعالیٰ کی نسبت بہت زیادہ وقت صرف کرتا ہے اگر وہ کسی جگہ نوکر ہے تو اس کا اکثر حصہ وقت اپنے آقا کی خدمت میں صرف ہوتا ہے۔ اور اگر اس کے آقا کی خدمت کا وقت اور خدا تعالیٰ کی حاضری کا وقت دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وقت کا اعلیٰ حصہ اور مقدار

## صادقوں کی معیت وہ نور عطا کرتی ہے جس سے انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے

### کلماتُ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یقین کے خواہشمند کے لئے ضروری ہے کہ وہ کونوا مع الصادقین سے حصہ لے۔ صادق سے صرف یہی مراد نہیں کہ انسان زبان سے جھوٹ نہ بولے۔ یہ بات تو بہت سے دیگر مذاہب مثلاً ہندوؤں اور دہریوں میں بھی پائی جا سکتی ہے۔ بلکہ صادق سے مراد وہ شخص ہے جس کی ہر بات صداقت اور راستی ہونے کے علاوہ اس کے تمام حرکات و سکنات و اقوال سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں گویا یوں کہو کہ اس کا وجود ہی صدق ہو گیا ہو۔ اور اس کے اس صدق پر بہت سے تائیدی نشان اور آسمانی خوارق گواہ ہوں۔ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے جو شخص ایسے آدمی کے پاس جو اپنے حرکات و سکنات و اقوال و افعال میں خدائی نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے صحت نیت اور پاک ارادے اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے گا تو یقین کامل ہے کہ اگر وہ دہریہ بھی ہوگا۔ تو آخر خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آئے گا۔ کیونکہ صادق کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے۔ انسان اصل میں اُنسان کا مجموعہ ہے۔ یعنی دو محبتوں کا۔ ایک اُنس وہ خدا تعالیٰ سے کرتا ہے۔ اور دوسرا اُنس بنی نوع انسان سے چونکہ انسانوں کو تو اپنے قریب پاتا اور دیکھتا ہے۔ اور اپنے نوع ہونے کی وجہ سے ان سے فوراً متاثر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایک کامل انسان کی صحبت اور صادق کی معیت اسے وہ نور عطا کرتی ہے۔ جس سے وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے اور گناہوں سے بچ جاتا ہے"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۵۴)

کرتا ہوں۔ لیکن اگر اس سے خدا تعالیٰ کے حضور حاضری اور سلام ہی مراد ہے تو اس سے زیادہ تو انسان دن رات میں دوستوں سے ملاقات کر لیتا ہے اور اس کی بناء پر تو انسان یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اے خدا میں دوسروں کے مقابلہ میں تیرے لئے زیادہ وقت دیتا ہوں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور کسی کی نہیں کرتا۔ کیونکہ اس قسم کی اطاعت تو وہ دوسروں کی بھی کرتا ہے۔ وہ جتنا وقت خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے میں صرف

کے لحاظ سے زیادہ حصہ آقا کی خدمت میں صرف ہوگا۔ بہ نسبت خدا تعالیٰ کے۔ ذلت کے اور خدا تعالیٰ کے لئے جو وقت صرف کیا جاتا ہے وہ عموماً تھکے ہوئے اوقات میں سے اور مقدار میں بہت کم ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے وقت کا ایک حصہ کھانے پینے میں صرف کرتا ہے۔ اور مجبور ہے کہ ایسا کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے ایسا ہی بنایا ہے وہ شخص جو دن کے دس یا بارہ گھنٹے بیوی بچوں کے لئے روٹی کمانے میں خرچ کرتا ہے

اس کے متعلق نہیں کہہ سکتے کہ اسلام کے خلاف کرتا ہے وہ

### عین اسلام کے مطابق

کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کو خدا نے ایسا ہی بنایا ہے کہ وہ اپنے اوقات کا ایک حصہ اپنی اور اپنے لواحقین کی معاش پیدا کرنے میں صرف کرے مگر اس کے متعلق یہ بھی نہیں کہہ سکتے خدا ہی کا کام کرتا ہے باوجود اس کے کہ وہ خدا کے حکم کے ماتحت کرتا ہے مگر وہ کام عبادت نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہ کام تو ایک دہریہ اور خدا تعالیٰ کا منکر بھی کرتا ہے اور وہ بھی اس میں شامل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایاک نعبد میں جس عبادت کا ذکر ہے وہ اس قسم کی عبادت ہے۔ اور عبادت صرف سجدہ اور رکوع نہیں ہے۔ کیونکہ اگر سجدہ محض کر لینا یا رکوع کرنا ہی عبادت ہوتی تو یہ کونسی مشکل تھی۔ بہت لوگ کہیں گے۔ چلو خدا کے آگے سجدہ کر لو کسی اور کے آگے نہ جھکے خدا ہی کے آگے جھک گئے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ اس میں کم محنت پڑتی ہے۔ کیونکہ اور وں کے آگے جھکنے کی نسبت ایک خدا کے آگے جھکنا آسان ہے۔ اس میں کم محنت ہوگی۔ اور کون نہیں چاہتا کہ کم محنت اٹھائے مگر بات یہ ہے کہ صرف خدا کے آگے جھکنا عبادت نہیں ہے۔ گو خالص عبادت اسی کے لئے کی جائے۔ نماز اور سجدہ اسی کے لئے ہو۔ مگر صرف یہی کام کرنا اگر دوسروں کو ملا کر دیکھا جائے تو بہت آسان ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایسے لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ اور پھر سنتیں حضرت سید عبد القادر رحمۃ اللہ کے لئے پڑھتے ہیں وہ زیادہ عبادت کرتے ہیں پس عبادت سے مراد محض نماز روزہ نہیں بلکہ اس سے مراد

### کامل فرمانبرداری

ہے کامل انقطاع اور کامل تذلل ہے۔ اسی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ صرف ظاہری عبادت خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اس کو عبادت میں سے نکال نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ بھی عبادت ہے۔ صرف ان ظاہری اعمال کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جس طرح خدا تعالیٰ کے یہ احکام مانتے ہیں اسی طرح دوسروں کے احکام بھی مانتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کسی کا ملازم ہوتا ہے تو اس کے احکام مانتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نسبت اس کے احکام کی تعمیل میں زیادہ وقت صرف کرتا ہے۔ اس وجہ سے اسی طرح کی عبادت صرف خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہوئی۔ اب

### سوال یہ ہے

کہ وہ کیا طریق ہے کہ انسان دوسرے کاموں میں مصروف ہوتا ہوا بھی خدا تعالیٰ کی عبادت ہی میں لگا رہے۔ اور یہی عین اسلام ہو کہ اس

کا ایاک نعبد کا دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے یہ ظاہر ہے کہ سوائے

## قلبی ذہنی اور فکری عبادت

کے اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہو سکتی جو صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہو۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ انسان کے ہاتھ پاؤں آنکھ کان زبان اور کاموں میں مصروف ہوں مگر وہ اپنے دل کو محض اللہ تعالیٰ کی طرف لگا سکے رکھے۔ جیسے ہوشیار نے کہا ہے

دست درکار دل بایار

انسان دنیا کے کام کرے وہ بھی ایک رنگ میں عبادت ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنی بیوی کو ایک لقمہ دیتا ہے وہ بھی اس کی عبادت ہے۔ اگر وہ اسی نیت سے دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں بیوی کو کھانے کے لئے دوں پس اگر ایک انسان اپنی نیت درست کر لیتا ہے اور اگر اپنے تمام کاموں میں جزو ہی قرار دے لیتا ہے۔

## خدا تعالیٰ کی عبادت

کرے تو اس کا ہر کام عبادت کہلا سکتا ہے اگر وہ روزی اس لئے کماتا ہے کہ خدا کا حکم ہے کہ خود کماؤ دوسروں پر بار نہ ہو۔ خدا کا حکم ہے کہ اپنی زندگی لغو نہ گزارو۔ خدا کا حکم ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو خدا کا حکم ہے کہ بیوی بچوں کی ضروریات مہیا کرو۔ اس نیت سے اگر وہ ظاہری کام کرتا ہے تو وہ خدا کی عبادت میں لگا ہوگا پس معلوم ہوا کہ

## حقیقی عبادت

قلب کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایاک نعبد کے آگے ایاک نستعین فرمایا۔ بعض لوگ اس پر حیران ہوتے کہ عبادت کو پہلے رکھا گیا اور استعانت کو بعد میں۔ استعانت پہلے طلب کرنی چاہئے تھی۔ تا کہ عبادت کرنے میں سہولت اور آسانی میسر آسکے۔ مگر حق یہی ہے کہ جو ترتیب خدا نے رکھی ہے وہی درست ہے۔ کیونکہ اعمال ظاہری پہلے ہوتے ہیں اور بعد میں وہ حالت ہوتی ہے کہ

## اخلاص کامل

جو قطع نظر اس سے کہ خدا تعالیٰ کا قانون جاری ہے اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے انسان کو جو قدرت دی ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے جانتے ہیں کہ انسان اپنے ارادہ سے کام کرتا اور نفس کو کام کرنے کے لئے مجبور کر سکتا ہے۔ مثلاً جس قدر لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کے لئے یہاں سے اٹھ کر مسجد مبارک میں جانا ناممکن ہے۔ اگر اس کے ہاتھ پاؤں ثابت ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ دل خواہ کسی کام کو کتنا ہی نہ چاہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان میں یہ طاقت رکھی ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے نفس کو وہ بات ماننے پر مجبور کر سکتا ہے۔ کہ کھڑا ہو کر رکوع کرے۔ سجدہ کرے ہاں جس بات پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہے وہ

## دل کی حالت

ہے مثلاً ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے کہ سب کو مساوی باری دے۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرے۔ لیکن اگر اس کے دل میں سب سے یکساں نسبت نہیں۔ تو وہ اپنے دل کو مجبور نہیں کر سکتا کہ سب سے یکساں محبت کرے۔ اور اس وقت ایسا نہیں کر سکتا جب تک ایسے حالات نہ پیدا ہو جائیں۔ کہ اس کے دل کی حالت بدل جائے۔ یا مثلاً ایک شخص ہے وہ بعض طبائع کو پسند کرتا اور ان کے ساتھ مل کر کام کر سکتا ہے۔ لیکن ایسا افسر آجاتا ہے جس سے اس کی طبیعت نہیں ملتی تو اس کے دل میں اس کی برائی کھٹکتی رہے گی۔ گو ظاہری طور پر اس کی عبادت کر سکتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ ظاہری کاموں میں اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ اب اگر ایاک نعبد میں صرف ظاہری اعمال ہوتے تو اس کے لئے ایاک نستعین کی ضرورت نہ تھی۔ مگر یہاں قلبی اطاعت مراد ہے۔ کیونکہ اصل عبادت قلب ہی کی ہے۔ اسی لئے انسان کہتا ہے۔ الٰہی قلب کا بدلنا میرے اختیار میں نہیں ہے اسے تو ہی بدل سکتا ہے۔ کیونکہ قلب تیرے ہی اختیار میں ہے۔ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو عبادت کے لئے کھڑا کر سکتا۔ رکوع بھی کر سکتا ہوں سجدہ بھی کر سکتا ہوں۔ مگر دل کو نہیں عبادت میں لگا سکتا۔ اسے تو ہی بدل دے۔ پس ایاک نستعین نے بتا دیا۔ کہ یہ قلبی عبادت ہے۔ جہاں خدا کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

کوئی کہے ایسا شخص عبادت کے لئے کھڑا ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس کا دل نہیں مانتا۔ مگر جاننا چاہئے۔

## انسان میں دو کیفیتیں

ہوتی ہیں۔ ایک عقل کی۔ اور ایک احساسات کی۔ عقل تو انسان مجبور کر سکتا ہے۔ مگر جذبات اور احساسات کو مجبور نہیں کر سکتا۔ جو عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ عقل اور دلیل سے یہ بات منوا لیتا ہے۔ مگر دلیل سے محبت پیدا نہیں کی جا سکتی۔ محبت خدائی فضل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے باریک ذرائع ہیں۔ اور ایسے باریک کہ انسان کے قبضہ میں وہ ایسے نہیں ہیں جیسے عقل اس کے قبضہ میں ہے۔ مثلاً ایک شخص کے سامنے جب حضرت عیسیٰؑ کے فوت ہونے کے دلائل پیش کئے جائیں۔ اور وہ نہ مانیں تو کہیں گے کیسا پاگل ہے ایسے درست دلائل نہیں مانتا۔ لیکن اگر کسی سے کہیں فلاں سے محبت کرو۔ اور وہ نہ کرے۔ تو یہ نہیں کہہ سکتے وہ پاگل ہے۔ اتنی دفعہ کہا ہے کہ فلاں سے محبت کرو مگر نہیں کرتا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دل میں محبت پیدا کرنا اس کے اختیار کی بات نہیں ہے۔ دیکھو خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ کہ اگر خدا کا فضل جاری نہ ہوتا۔ اور تو ساری دنیا کا مال خرچ کر دیتا تو بھی لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت نہ پیدا کر سکتا۔ گو عقل یہ کہتی ہے کہ جو احسان کرے اس سے محبت کرو۔ مگر

## جذبات دل کو مجبور

نہیں کیا جا سکتا کہ اس طرح محبت پیدا ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں پر بڑے احسان کئے مگر ان کے دل میں ذرا بھی محبت پیدا نہ ہوئی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسے کیسے احسان کئے۔ مگر چونکہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے حضور ایاک نعبد و ایاک نستعین سچے دل سے نہ کہتے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی محبت پیدا نہ ہوئی۔ ان کے دل میں جو یہ خیال تھا کہ ہم سے کوئی سلوک اور احسان نہیں کیا گیا۔ یہ محبت کی کمی کا ہی نتیجہ تھا اور کوئی عقلی دلیل یہاں کام نہ کر سکتی تھی۔ یہاں خدا تعالیٰ کا فضل ہی کام دے سکتا تھا۔ اور اسی نے مخلص صحابہ کا دل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دیا تھا۔

## حضرت عمرو بن العاص

جب فوت ہونے لگے تو یہ کہہ کر رو پڑے کہ میں نہیں جانتا میرا کیا انجام ہوگا۔ ان کے بیٹے نے ان سے کہا آپ نے بڑی خدمات کی ہیں۔ آپ کو اس قدر گھبراہٹ کیوں ہے انہوں نے کہا عبداللہ (یہ ان کے بیٹے کا نام تھا) تمہیں نہیں معلوم مجھ پر کئی زمانے آئے ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی آیا ہے۔ جب میں یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا کہ ایک چھت کے نیچے میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمع ہوں۔ اس وقت مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی مبغوض نظر نہیں آیا تھا۔ اور اسی وجہ سے میں نے کبھی آپ کی شکل نہ دیکھی تھی۔ پھر ایک زمانہ مجھ پر ایسا آیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا دل کھول دیا۔ اس وقت

## ساری دنیا میں

سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی۔ اس وقت محبت کی وجہ سے آپ کے جلال کے باعث میں نے آپ کی شکل نہ دیکھی تھی۔ اب اگر کوئی مجھ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ پوچھے تو نہیں بتا سکتا۔ اگر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت فوت ہو جاتا تو اچھا ہوتا۔ آپ کے بعد جھگڑے پیدا ہو گئے۔ معلوم نہیں مجھ سے کیا کیا غلطیاں ہوئیں یہ اللہ ہی جانتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ

## دل خدا ہی کے قبضہ میں

ہیں اور وہی ان کو بدل سکتا ہے۔

پھر دیکھو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ پر اس وقت احسان کرنے شروع کئے تھے۔ جب ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی۔ احسان تو آپ پہلے سے کرتے چلے آرہے تھے۔ بات یہ ہے کہ خدا کے فضل نے حضرت عمرؓ کے دل میں اس وقت محبت پیدا کر دی۔ اور جب محبت پیدا کر دی تو پچھلے احسان بھی نظر آنے لگ گئے۔ اب اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے۔ تو

## حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ

وغیرہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اپنے مال قربان کرتے تھے کہہ سکتے تھے کہ ہم نے یہ احسان کیا وہ احسان کیا مگر اس کے مقابلہ میں وہ اپنے مال اور جانیں قربان کر کے کہتے۔ ہم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا احسان کیا۔ اور ہمیں ان خدمات کا موقعہ حاصل ہوا۔ دوسری طرف عبداللہ بن ابی کو مال ملتا تھا مگر وہ یہ کہتا مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا بات یہ ہے کہ

## احساسات

جذبات اور قلب سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مومنوں کو سکھایا ہے۔ کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ایاک نعبد سے انسان کی عقلی اصلاح ہوتی ہے۔ تب وہ ظاہری عبادت کرتا ہے مگر اصل چیز محبت کا درجہ ہے۔ جو عمل کے بعد اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ

کی طرف سے مدد اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے بتایا خدا ہی کی عبادت کرو۔ مگر ساتھ ایاک نستعین کہہ کر کہا کہ خدا سے اپنے دل کی اصلاح چاہو کیونکہ اس کے بغیر کوئی عبادت نہیں ہے۔

محبت کا جذبہ ایک ایسا جذبہ ہے کہ جب یہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو پھر کسی دلیل کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ مجھے سلسلہ احمدیہ کے ایک قابل قدر رکن کی بات جو فوت ہو چکے ہیں۔ اور جن کا نام

### منشی اروڑے خاں

تھا۔ بہت ہی پسند آئی۔ وہ اپنا واقعہ سناتے ہوئے کہتے۔ مجھ سے کسی نے پوچھا مرزا صاحب کے سچے ہونے کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔ میں نے جواب دیا۔ اگر دلیل پوچھنی ہے تو کسی مولوی سے جا کر پوچھو۔ مجھے تو ایک ہی دلیل یاد ہے۔ اور وہ یہ کہ میں نے مرزا صاحب کا چہرہ دیکھا وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ یہ محبت کا جذبہ تھا یہی محبت کے جذبات جس کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ

### ہر قسم کی آفات

سے جو ایمان کے ساتھ لگی ہوتی ہیں محفوظ ہو جاتے ہیں مگر محبت کے جذبات دلائل سے یا عقل سے پیدا نہیں کئے جا سکتے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ اس میں ذہن اور عقل اور اعمال کا بھی دخل ہوتا ہے۔ مگر اصل چیز خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہی ہے۔ کیونکہ وہی ان چیزوں کی وہ مقدار جانتا ہے۔ جس کے بعد محبت کا درجہ دیتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ سے یہی کہنا چاہیئے کہ ہمیں اس مقام پر لے جا کہ ہماری اطاعت

### محبت کی اطاعت

ہو اور ہمیں وہ مقام عطا کر کہ جب انسان اس پر پہنچ جاتا ہے تو پیچھے ہٹ ہی نہیں سکتا۔ فدائیت کا مقام جسے صوفیا فنائیت کہتے ہیں اس وقت انسان اپنے وجود کو فنا کر دیتا ہے۔ اس وقت وہ عقل سے کام نہیں کرتا کیونکہ عقل اس مقام سے پیچھے رہ جاتی ہے

[illegible] وہ

عقل نے سچائی اور راستی کا پتہ لگا لیتا ہے اور جب اسے اس کا پتہ لگ جاتا ہے۔ تو پھر وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں جذبات کا کام ہوتا ہے۔ اسی جگہ پہنچ کر انسان ٹھوکر سے بچ جاتا ہے کیونکہ جذبات دوسری طرف بھی اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک چبوترہ پر حضرت مسیح کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اوپر سے حضرت مریم اتریں اور ان سے آ کر گلے مل گئیں اس وقت میری زبان سے یہ فقرہ نکلا

LOVE CAREATS LOVE

### محبت محبت سے پیدا ہوتی ہے

پس جب انسان کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی اس کی محبت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اس طرح ان سے بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے جن سے وہ شخص محبت کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ انہیں ان سے محبت کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ عقلی اور ذہنی سلوک تو انسان زندوں سے کر سکتا ہے مُردوں سے نہیں کر سکتا۔ مگر محبت کا سلوک مُردوں سے بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ زندوں کی نسبت زیادہ کر سکتا ہے۔ اور وہ بھی اس سے محبت کا سلوک کرتے کرتے ہیں۔ اس وقت انسان ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کے لئے زندہ تو زندہ ہوتے ہی ہیں مردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ گو اس کا جسم مردوں سے دور ہوتا ہے مگر ان کی روحیں اکٹھی ملی ہوئی ہیں۔

پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی عقلی فکری اور عملی اصلاح کے بعد خدا تعالیٰ سے یہ دعائیں مانگیں کہ ایسا جذبہ عطا ہو کہ اس کا ہر کام خدا کے لئے ہی ہو۔ اور خدا سے ان کا تعلق عقل کے ساتھ نہ ہو بلکہ عشق سے ہو۔ یعنی ایسی آگ لگی ہوئی ہو کہ ایک دم کی دوری بھی جلا دے اس کے بعد انہیں وہ صراط مل جائے گی جس سے پیچھے نہیں لوٹیں گے

پس میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

### اپنے ظاہری اعمال پر

نہ رہیں۔ اور نہ عقل و فکر پر تکیہ کریں بلکہ وہ جذبہ پیدا کریں جس کے پیدا ہونے کے بعد قدم پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی محبت پیدا ہو جائے کہ ہمارے اس سے دور ہونے کو وہ بھی پسند نہ کرے اور ہمیں اپنے سے دور نہ جانے دے۔

(الفضل ۲۱ ۱۰/۵۹)

# اپنی رفتار ترقی کا جائزہ لو اور اپنی جد و جہد کو تیز تر کرتے چلے جاؤ

## حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

### مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کے دوسرے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حسب ذیل پیغام مرحمت فرمایا۔ اس کا ابتدائی حصہ افادہ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

خدام الاحمدیہ راولپنڈی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گذشتہ سال میں نے آپ لوگوں کی خواہش پر آپکے سالانہ اجتماع کے لئے ایک پیغام بھجوایا تھا اور اس سال مجھ سے پھر درخواست کی گئی ہے کہ آپ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بھی کوئی پیغام ارسال کروں۔ نوجوانوں کی نصیحت اور نیکیوں کی تحریک کے لئے کوئی کلمات تحریر کرنا خود اپنی ذات میں ایک بڑی نیکی ہے۔ اور کسی ہمدرد و مخلص کو اس سے ٹھٹکنا نہیں چاہیئے۔ لیکن اگر ہر سال کوئی نیا پیغام لینا ہو۔ تو اس کا صحیح طریق یہ ہے کہ پیغام دینے والے کو اپنی سال بھر کی کارروائی سے اطلاع دی جائے۔ تاکہ اس کی روشنی میں نیا پیغام مرتب کیا جائے۔ اگر احمدیت زندہ ہے اور خدا کے فضل سے ضرور زندہ ہے تو ہر شہر اور ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں اس کا قدم ہر سال ترقی کی طرف اٹھنا چاہیئے۔ اور ترقی کے معنے تبدیل شدہ حالات ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جس شخص سے کوئی نیا پیغام مانگا جائے۔ اسے اپنے تبدیل شدہ حالات اور اپنے ترقی کے قدموں سے اطلاع دی جائے۔ ورنہ اگر کسی جماعت کے حالات میں کوئی تبدیلی یا کوئی ترقی نہیں۔ تو لازماً اسے کسی نئے پیغام کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے وہی سابقہ پیغام قائم سمجھا جائے گا۔ اور ترقی کے آثار کو ناپنے کا پیمانہ عموماً ذیل کی چار باتوں میں محدود و محصور ہے

**اول** کیا خدام الاحمدیہ یا بالفاظ دیگر مقامی جماعت نے سال کے دوران میں تعداد کے لحاظ سے کوئی ترقی کی ہے؟

**دوم۔** کیا مقامی جماعت کے چندوں یعنی مالی قربانی میں کوئی ترقی ہوئی ہے۔

**سوم۔** کیا مقامی جماعت کی تنظیم نے کوئی قدم ترقی کی طرف اٹھایا ہے؟

**چہارم۔** کیا مقامی جماعت کی تربیت کے اخلاص اور اتحاد اور دینداری اور خدمت خلق میں کوئی آثار ترقی کے نظر آتے ہیں۔

یہ وہ چار بنیادی باتیں ہیں جن سے کسی جماعت کی ترقی یا (نعوذ باللہ) تنزل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی جماعت میں ترقی کے آثار نہیں پائے جاتے اور وہ اپنی جگہ پر قائم ہے تو خدائی جماعتوں کے معیار کے مطابق اس صورت کو بھی تنزل ہی شمار کیا جائے گا۔ اس لئے میرا پیغام اس سال یہی ہے کہ خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو چاہیئے کہ سب سے پہلے وہ ان چار باتوں کے لحاظ سے اپنی ترقی کا جائزہ لیں اور اگر خاطر خواہ ترقی کی علامات نہیں پائی جاتیں۔ تو پھر اپنی فکر کریں اور جو کمی ہو کر اپنی مساعی کو دو چند کریں۔

(الفضل ۱۶ ۱۰/۵۹)

## درخواستہائے دعا

(۱) مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب پروفیسر لندن نامور سائنسدان کو گذشتہ سال ایک خطاب اور بیس ہزار روپے نقد انعام ملا تھا۔ اس دفعہ ان کو ایڈمز پرائز ملا ہے اور ہندوستان اور پاکستان کی یونیورسٹیوں میں تقاریر کیلئے انکو مدعو کیا گیا ہے نوبل پرائز کے حصول کیلئے بھی تیاری کر رہے ہیں اور یہ پرائز ابھی تک کسی مسلمان کو نہیں ملا احباب ان کی مزید ترقیات۔ دینی بہتری۔ حاسدوں کے شر سے محفوظ رہنے اولاد نرینہ کے عطا ہونے اور ان کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب کے موتیابند کے کامیاب اپریشن ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ربوہ کی ایک عمارت کے لئے اسی ہزار روپے دیئے ہیں۔ اور درویشوں کے لئے بھی یکصد روپیہ ارسال کیا ہے۔

(۲) مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی درویش فالج سے ڈھاکہ میں بیمار ہیں۔ حالت دن بدن انحطاط پذیر ہے۔ صحت اور عاقبت بالخیر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ قادیان

(۳) خاکسار عرصہ سے پیٹ اور معدہ کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اور باوجود علاج کرانے کے کوئی افاقہ نہیں ہوا بلکہ صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ [illegible] احباب کرام سے عاجزانہ التجا ہے کہ خصوصی طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس عاجز کو صحت عطا

# مرکزِ سلسلہ کی روحانی برکات سے فائدہ اٹھاؤ

اور

# اپنے قلوب کو ایمان اور محبتِ الٰہی کے نور سے منور کرلو

## جامعہ نصرت ربوہ کے جلسۂ تقسیم انعامات میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا طالبات سے خطاب

جامعہ نصرت ربوہ کے جلسۂ تقسیم انعامات مورخہ ۱۳ر اکتوبر بروز ہفتہ بوقت نو بجے صبح منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے سر انجام دیئے۔ محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات مرحمت فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے مندرجہ ذیل خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا۔

پرنسپل صاحبہ اور میری پیاری چھوٹی بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں دلی مسرت سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آپ نے اس خوشی کے موقعہ پر شمولیت کی دعوت دے کر مسرور کیا۔ مجھے خصوصیت سے طالبات جامعہ کے لئے جنہوں نے یہاں سے تعلیم پاکر باہر نکلنا اور دنیا میں پھیلنا ہے۔ اور انشاء اللہ ہماری آنے والی نسلوں کی مائیں بننا ہے۔ چند الفاظ کہنے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری ان باتوں کو غور سے سنیں گی۔ محض سنیں گی نہیں بلکہ ایک عزم کے ساتھ انہیں دل کی گہرائیوں میں جگہ دیں گی۔ اور خدا نہ کرے کہ آپ جلسہ برخواست ہونے کے بعد یہاں ہال میں ہی انہیں بھول کر چلی جائیں۔

آپ جانتی ہیں کہ یوں ہمارا یہ کالج تعلیمی اور انتظامی لحاظ سے بہت بڑھ کر اعلیٰ کالج ہے۔ بہتر سے بہتر تعلیمی ادارے ہیں۔ اور محترمہ پرنسپل صاحبہ نیز دیگر لیکچررز سے معذرت چاہتے ہوئے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ان میں سے بہتر معلمات، معلمین بھی۔ مگر پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں اور خوشی اور بفضلہ فخر سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو دولت آپ کو یہاں سے مل سکتی ہے۔ دنیا کے بڑے سے بڑے کہیں بھی میسر نہیں آسکتی۔ بشرطیکہ آپ اپنے دامن موتیوں سے بھر لیں۔ اور [illegible] سے تبلیغی فرائض [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خزائن تقسیم کئے تھے۔ اور [illegible] بلکہ انکشاف عام [illegible] وہ سونے چاندی [illegible] خزائن صورت میں نہ تھے۔ نہ محض علوم [illegible] کی شکل میں بلکہ آپ کی آمد کا ایک مقصد۔۔۔

"مسلماں را مسلماں باز کردند"

مراد محض اعمال ظاہری سے بھی نہیں تھی۔ بلکہ ایک غالب محبتِ الٰہی اور مضبوط تعلق باللہ قلوب میں پیدا کرنا۔ ایمان کامل اور مردہ روحوں کو زندگی دوبارہ بخشنا وہ مقصد تھا جس کے لئے آپ کو مسیحائے زماں بنا کر بھیجا گیا۔ دنیا سے روحانیت مفقود ہو چکی تھی۔ اعمال جو باقی تھے وہ خشک چھلکوں کی صورت میں تھے۔ جن کا کوئی مقصد مفاد باقی نہیں رہ جاتا۔ سو آپ اپنے قلوب کا ہمیشہ جائزہ لیں۔ اگر ان میں روحِ محبت رچ گئی ہے۔ ایک حقیقی تڑپ اور سچا اخلاص ہے۔ تو مطمئن ہو جانے کی وجہ ہے ورنہ ہرگز نہیں۔ علوم دنیاوی میں دنیا ہم سے بہت آگے بڑھ چکی ہے آپ کا اول مقصد ایمان بالیقین حاصل کرنا اور [illegible] اخلاص۔ محبت اپنے دلوں میں جاگزیں کرنا اور ایک لگن اپنے سینوں میں تبلیغِ اسلام احمدیت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک علم کا تمام عالم کے گوشے گوشے میں بلند کرنے کے لئے پیدا کرنا ہے۔ حتیٰ کہ ایک خاص جذب اور کشش آپ میں سے ہر ایک وجود میں پیدا ہو جائے کہ آپ کہیں بھی جائیں کسی سوسائٹی میں ملیں ایک ایسا نورِ الٰہی روشنی آپ کی پیشانیوں سے آپ کو ہر جگہ ممتاز کرنے والی ظاہر ہو کہ زمانہ آپ کے رنگ میں رنگین ہو جائے بجائے اس کے کہ آپ زمانہ کے ساتھ گھسٹتی چلی جائیں۔ اپنی خصوصیات کو قائم آپ جب ہی رکھ سکیں گی جب آپ کا دل آپ کو ساتھ دے رہا ہوگا اپنے دلوں کو ایمان محبت سے بھرلیں۔

اپنے دامن میں جواہرات کو سمیٹ لیں۔ جو آپ کو مہدیٔ آخر زماں کے خزانہ سے ملے۔ پھر کوئی دولت دینی ہو یا علم دنیوی۔ آپ کو مرعوب و مغلوب نہ کر سکے گا۔ نہ آپ کے مقابلے میں ٹھہر سکے گا۔ باطل کا رنگ آپ کا رنگ دیکھ کر اُڑ جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور محض رحمانیت سے آپ کو اس جماعت آخرین میں شامل کر کے ایک خاص مقام پر کھڑا کیا ہے۔ سو اپنی قدر و منزلت پہلے خود پہچانیں۔ دنیا آپ کی قدر کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ اور آپ کی نیتیں آپ کے اعمال خدا کے حضور مقبول ہوں گے کہ بالآخر نجات اسی کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(الفضل ۳۰ [illegible])

---

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اجتماعی دعا

حیدر آباد دکن ۱۹ر اکتوبر۔ حسب پروگرام مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۹ء یعنی ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب کو احمدیہ جوبلی ہال میں نماز عشاء، تہجد و فجر باجماعت ادا کی گئیں جن میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت درد اور الحاح کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ اس اجتماع میں خدام کی کثیر تعداد کے علاوہ بفضلہ تعالیٰ اطفال و انصار بھی شامل تھے۔ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور حضور کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد صادق احمدی قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد دکن۔

---

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

## ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۲۰ر اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت اخبار الفضل میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ربوہ ۱۱ر اکتوبر (بوقت ساڑھے نو بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت بوجہ اعصابی و عام جسمانی ضعف خراب رہی بعد دوپہر بے چینی کی تکلیف بھی شروع ہو گئی۔ رات نیند اچھی آگئی اس وقت کچھ ضعف کی شکایت ہے۔

ربوہ ۱۲ر اکتوبر (بوقت سوا نو بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی شام کو کچھ اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ عام جسمانی کمزوری بدستور جاری ہے۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

ربوہ ۱۳ر اکتوبر (بوقت سوا دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت کچھ بہتر رہی بیماری کی کچھ علامات میں چند دن سے بہتری کی طرف فرق محسوس ہو رہا ہے مگر عام جسمانی کمزوری ابھی جاری ہے۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

ربوہ ۱۴ر اکتوبر (بوقت سوا دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت بہتر رہی رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

ربوہ ۱۵ر اکتوبر (بوقت پونے دس بجے صبح) کل بعد دوپہر حضور کو عام ضعف کی شکایت رہی اور اعصابی کمزوری بھی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت ٹانگ میں وجع المفاصل کی تکلیف ہے۔

ربوہ ۲۳ر اکتوبر (بوقت دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی مگر شام کو ضعف کی شکایت ہو گئی۔ آج رات کو نیند بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی آئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ربوہ ۲۴ر اکتوبر (بوقت نو بجے صبح) الحمد للہ کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی کل عصر کے بعد حضور خدام کے اجتماع میں تشریف لے گئے۔ اور کار میں بیٹھ کر حضور نے مقام اجتماع کا چکر لگایا جس سے خدام کے حوصلے بلند ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ رات نیند اچھی آگئی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب، جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

## جماعت ہائے احمدیہ کے زیر اہتمام
# مختلف مقامات میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

(۴)

### مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد دکن

بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار ۷ بجے شام زیر صدارت جناب نواب غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ (بھارت) بمقام احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد چوہدری مبارک علی صاحب نائب انسپکٹر بیت المال مبلغ جنوبی ہند و مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں اے۔ آر۔ مارٹن پرنسپل سینٹ میری ہائی سکول سکندر آباد نے قرآن مجید اور آنحضرت صلعم کے اقوال کے حوالے دے کر حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مضمون پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے بعض بے سند باتیں اسلام کی طرف منسوب کر کے حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کی بانیٔ اسلام پر فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ان کی تقریر کے معاً بعد مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے پرنسپل صاحب موصوف کا بطور مہمان اعزاز ملحوظ رکھ کر تقریر کے بعض قابل اعتراض حصوں کا مناسب الفاظ میں جواب دیا۔

چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج علاقہ آندھرا نے قرآن کریم کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بحیثیت انسان بیان کیا۔ اور پرنسپل صاحب کے مضمون کو مدنظر رکھ کر آنحضرت صلعم کی سیرت کے بعض پہلوؤں سے اس کا جواب پیش کیا۔ مولوی صاحب موصوف کے بعد سردار سیوا سنگھ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ حیدر آباد نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مقدس وجود کو خراج عقیدت پیش کیا۔ سردار صاحب نے نہایت رقت آمیز رنگ میں حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور کئی مرتبہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر آبدیدہ ہو گئے۔ اور فرمایا کہ خدا کے بعد میرے دل میں سب سے زیادہ محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور آخر میں فرمایا کہ افسوس ہے کہ اس زمانہ کے مسلمانوں کے دلوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یہ مسلمان برائے نام مسلمان بنتے جا رہے ہیں۔ (اور) ہم حقیقی مسلمان بنتے جا رہے ہیں۔

سردار صاحب کی محبت بھری تقریر کے بعد مکرم حافظ صالح محمد صاحب ایم۔ ایس سی نے قرآن کریم کی بعض آیات سے آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی اور آپ کی پاکیزہ تعلیم بیان کی۔

بعدہٗ شری بابا سیوا داس جی گوردوارہ حسینی علم (حیدر آباد) نے تقریر کی۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کیسے زمانہ میں ہوئی۔ اور آپ نے کیا انقلاب برپا کیا۔ اور اس بات کا اظہار فرمایا کہ آپ روحانی شخصیتوں کے جو آج تک گذری ہیں یا آئندہ گذریں گی شہنشاہ ہیں۔ آپ سا روحانی انسان نہ پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔ آنحضرت صلعم نے زندگی بھر جو کچھ کیا وہ اپنے لئے نہیں کیا بلکہ بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے کیا۔

بابا صاحب موصوف کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے ہندی زبان میں آنحضرت صلعم کی سیرت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام نے ایسی رواداری کی تعلیم پیش کی جس سے آج بھی دنیا میں اتحاد اور امن قائم ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد شری سندر چند جی ممبر کمرشل پریس بیگم بازار حیدر آباد نے اپنی تقریر میں بانیٔ اسلام کی بعثت سے قبل عرب کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے بیان کیا۔ کہ آپ انتہائی مشرک ماحول میں پیدا ہوئے اور آپ کی سب سے بڑی تعلیم توحید تھی۔ اس کا آپ کے متبعین پر اتنا گہرا اثر تھا کہ آپ کے وصال کے بعد جبکہ یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ اتنی بڑی شخصیت کی کہیں پرستش شروع ہو جائے آپ کے پہلے جانشین اور دوست حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہی خطبہ دیا کہ جو تم میں سے محمدؐ کی عبادت کرتا تھا وہ فوت ہو چکے ہیں اور جو خدا کی عبادت کرتے ہیں ان کا خدا اب بھی حی و قیوم خدا ہے۔ آپ نے اس زمانہ کی سائنس کی ترقیات، سائنس کے غلط استعمال سے جو بنی نوع انسان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے اس کا حل آنحضرت صلعم کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا قرار دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد آخر میں چوہدری مبارک علی صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی سیرت سے عورتوں اور غلاموں کے حقوق کی حفاظت پر روشنی ڈالی۔ نیز بتایا کہ سب سے زیادہ شفقت کا سلوک آپ کا اپنے دشمنوں سے رہا۔ غیر مذاہب پر آپ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے گذشتہ انبیاء کی طہارت اور پاکیزہ زندگی ثابت کی اور جملہ الزامات سے بری قرار دیا۔ عیسائیت پر آپ کا سب سے زیادہ احسان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے خاندان اور آپ کی پیدائش اور موت کے متعلق جو غلط فہمیاں یہودیوں اور خود عیسائیوں کی طرف سے پھیلائی گئی تھیں ان کو دور کیا۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر مکرم نواب غلام احمد خان صاحب نے مختصر رنگ میں جلسہ کی کامیابی اور اس کی افادیت کا ذکر کر کے مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ ٹھیک ساڑھے ۱۰ بجے شب ختم ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جوبلی ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ خدام نے بڑی محبت سے جوبلی ہال کو جھنڈیوں سے سجایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر تبلیغی کوشش کو قبول فرمائے اور آئندہ بیش از بیش تبلیغی جدوجہد جاری رکھنے کی توفیق بخشے اور جملہ معاونین کو علیٰ قدر اخلاص دونوں جہانوں میں بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ کی تشہیر چند روز قبل بذریعہ اشتہار اور پوسٹر کی گئی تھی۔

محمد صادق قائد مجلس خدام الاحمدیہ

### بھاگلپور

مورخہ ۲۷/۹/۵۹ کو زیر صدارت مکرم بشیر الدین خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف پولیس جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نعت خوانی کے بعد عزیزم نصیر الدین صاحب مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی نے نماز کی اہمیت اور اس بارہ میں رسول کریمؐ کے اسوۂ حسنہ پر تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی مبلغ سلسلہ احمدیہ کی۔ آپ نے حضورؐ کی ابتدائی زندگی سے آخر تک کے چیدہ چیدہ حالات اور حضورؐ کے سلوک حضورؐ اور حضورؐ کا حسن سلوک مخالفین سے بیان کیا۔

تیسری تقریر مولوی بشیر احمد صاحب [illegible] کی جس میں موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور قوت قدسی اور معجزات پر روشنی ڈالی۔ نیز حضورؐ پر نازل ہونے والے کلام الٰہی قرآن کریم پر زمانہ حاضرہ میں بعض [illegible] کا دفعیہ [illegible]

---

# محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز بورنیو میں وفات پا گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ بورنیو سے آمدہ یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ سلسلہ احمدیہ کے فدائی اور جان نثار خادم محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز قریباً ربع صدی تک میدان تبلیغ میں سرگرم عمل رہنے کے بعد مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بورنیو کے شہر لابوان میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب تک جو خوش نصیب مجاہدین احمدیت نے اپنے وطن سے دور ممالک غیر میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر کے شہادت کا رتبہ حاصل کیا ہے۔ محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم ان میں آٹھویں نمبر پر ہیں۔ آپ سے قبل سات اور مجاہدین احمدیت یہ رتبہ بلند حاصل کر چکے ہیں۔

محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز تحریک جدید کے اولین واقفین زندگی میں سے تھے۔ آپ پہلی بار ۶ مئی ۱۹۳۵ء کو بغرض اشاعت کلمۂ اسلام سنگاپور روانہ ہوئے تھے۔ آپ وہاں اس حال میں وارد ہوئے کہ ایک احمدی بھی پہلے وہاں موجود نہ تھا۔ آپ نے مسلسل ۱۶ سال تک اپنے وطن اہل و عیال اور عزیز و اقارب سے جدا رہ کر شدید مخالفت کے باوجود نہایت ہمت اور پامردی سے کام لیتے ہوئے وہاں ایک نہایت مخلص جماعت قائم کی۔ بالآخر وہاں سے آپ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو ربوہ واپس تشریف لائے۔ قریباً چھ سال یہاں قیام کرنے کے بعد آپ ۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ سے دوسری بار سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے۔ بعد میں آپ کو بورنیو میں متعین کیا گیا۔ اور آپ سنگاپور سے وہاں تشریف لے گئے۔ اور کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد آپ نے وہیں ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو قریباً چون سال کی عمر میں وفات پائی۔

آپ نے ایک بیوہ۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑی صاحبزادی شادی شدہ اور بفضلہ تعالیٰ صاحب اولاد ہیں۔ ادارۂ بدر آپ کی وفات پر دلی رنج کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی اہلیہ محترمہ آپ کے عیال اور آپ کے داماد مکرم ملک عبد اللطیف صاحب سنتوکھی پیپر کارز گنپت روڈ لاہور کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم شہید مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات ہر آن بلند ہوتے رہیں۔ نیز وہ پسماندگان اور دیگر اعزا کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

# ہم اور ہماری ذمہ واریاں

## احباب جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر سے دردمندانہ درخواست

(از مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ مقیم چیار کوٹ)

احباب کرام! یہ امر نہایت ہی خوشی کا موجب ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا روح پرور پیغام بذریعہ اخبار بدر مورخہ ۲۷ر اگست احباب تک پہنچا جس میں نہایت محبت اور الفت سے ہمیں روحانی اور علمی ترقی کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ یہ روح پرور پیغام ہماری اہم ذمہ واریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ہمیں تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر لے جانا چاہتا ہے۔ اور اسی کے موافق دین کی خاطر ہمیں قربانیوں کے اعلیٰ معیار پر پہنچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

میرے محترم بزرگو اور عزیز بھائیو! دنیا چند روزہ ہے۔ اور آخر ایک دن ہمیں اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے۔ ہم نے مشاہدہ کیا کہ ہمارے کئی بزرگ اور دوست ہمارے دیکھتے دیکھتے اس جہان سے رخصت ہوئے۔ جس طرح اس جہان میں خالی ہاتھ آئے تھے ایسے ہی خالی ہاتھ گئے۔ دنیا کے یہ عارضی سامان جن کے وہ مالک اور متصرف کہلاتے تھے سب یہیں چھوڑ گئے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے

لایا تھا کیا سکندر دنیا سے جو لے چلا کیا
تھے ہاتھ دونوں خالی کفن سے باہر نکلے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھ پر بیعت کرتے وقت ہم نے اس بات کا عہد کیا تھا کہ "ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے" اور حقیقت میں اصل چیز دین ہی ہے۔ دنیا دار جو ہزاروں لاکھوں کے ہیر پھیر میں اپنا وقت کھوتے ہیں۔ اور دین کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ رات دن دنیوی مال و منال کے حصول میں لگے رہتے ہیں۔ بالآخر وہ امید حسرت دیاس اس جہان فانی سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اور سب کچھ اسی جگہ چھوڑ جاتے ہیں۔ اصل مقصد کو چھوڑ کر دنیا پر ہی گر جانا اور دین کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا عقلمندی نہیں۔

ہمارے سامنے صحابہ کرام اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ موجود ہے۔ مناسب ہے کہ اس اسوہ حسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور اسی کے موافق دین کی خاطر قربانیاں کرتے چلے جائیں کہ اس وقت دین کے احیاء اور اسی کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ہماری قربانیوں کی از حد ضرورت ہے۔

پھر یاد رکھیئے قربانی دو قسم کی ہے ایک جانی قربانی اور دوسرے مالی قربانی۔ جانی قربانی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ بالکل واضح ہے۔ جب آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بلّغ ما انزل علیك من ربّك کا حکم ملا تو آپ اور آپ کے صحابہؓ نے بھوکے پیاسے رہ کر اور مصیبت کو برداشت کرتے ہوئے تبلیغ کا حق ادا کیا۔ اور ہر قسم کی مخالفت برداشت کی۔ گالیاں سنیں مار یں کھائیں مگر اپنے مقصد کو کبھی نہ بھولے۔ تمام مصائب و مشکلات کا ہمت و عزم سے مقابلہ کرتے ہوئے دائرہ تبلیغ کو وسیع سے وسیع کرتے چلے گئے۔ انجام کار خدا تعالےٰ نے آپ کی مساعی میں برکت ڈالی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ پیغام دنیا کے ایک وسیع رقبہ میں پھیل گیا۔

اسی طرح آپ کی اور آپ کے صحابہؓ کی مالی قربانیاں بھی بے نظیر ہیں۔ جب اہل مکہ نے آپؐ کو کہلا بھیجا کہ اگر آپ کو مال کی ضرورت ہے تو ہم بہت سا مال اکٹھا کر دیتے ہیں۔ اگر آپ کو حکومت کی خواہش ہے تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ اگر آپ کسی حسین لڑکی سے شادی کے خواہشمند ہیں تو جس عورت کو آپ چاہیں آپ کی شادی کرا دی جائے گی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب پیش کشوں کو ٹھکرا دیا۔ اسی طرح آپؐ کے صحابہ نے بھی کبھی دنیا سے محبت نہ رکھی بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت ان کے دلوں میں بسی ہوئی تھی۔ اور مالی قربانی کے وقت وہ اپنا تمام مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے میں کچھ دریغ محسوس نہ کرتے اور اسی طرح جانی قربانی کے لئے بھی کبھی پس و پیش نہ کرتے اسی لئے تو انہیں رضی اللہ ورضوا عنہ کا خطاب ملا۔

پس میرے بھائیو! ہمیں بھی اس نبی عربی روحی فداہ المصطفیٰ (ابا واُمّی) کی پاک امت ہونے کا دعوےٰ ہے۔ اسلئے اس عظیم الشان نبی کی امت کہلا کر ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم بھی صدق دل سے آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہؓ کے نقش قدم پر چلیں اور اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ماسوا اس کے ہم مہدی آخر الزمان مسیح محمدی کا زمانہ بھی پایا۔ جس کے لئے اس امت کے بڑے بڑے بزرگ ترستے چلے گئے۔ اور یہ زمانہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں عطا کیا۔ اور ہمیں اس مرد کامل کی معرفت توفیق دی۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرائط بیعت پڑھ کر یا سنکر اللہ تعالےٰ اور اس کے مامور سے عہد کیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس عہد کو آخری دم تک نبھانے کی کوشش کریں اور اس کا ثبوت اپنے عمل سے دیں ہم لوگ کس قدر خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس موعود خلیفہ کی قیادت میں خدمت دین کا موقعہ میسر آیا جس کی خلافت میں دین اسلام لیظهره على الدين كلّه کا مصداق بن کر اکناف عالم میں پھیل رہا ہے۔ اور قرآن کریم کی شان ظاہر ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے جس رنگ میں اسلام کی خدمت سرانجام دی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں بلکہ بارہا اغیار نے اس مخلصانہ خدمت دینی کا کھلے طور پر اعتراف کیا۔

پس ہم پر یہ بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اور ہماری اولاد اور تمام دوست و احباب سب مل کر اللہ تعالےٰ اور اسکے کامل رسول محمد مصطفےٰ کے کامل فرمانبردار بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب مسیح محمدی علیہ السلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی قیادت میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں۔ چونکہ ان دنوں حضور علیل ہیں۔ اسلئے ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اس محسن کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ محسن کے احسانات کی شکرگزاری کی یہ بھی ایک عمدہ صورت ہے۔

آؤ ہم اپنی سستیوں اور غفلتوں کو چھوڑ کر اپنے فرائض کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے عملی نمونہ سے میدان تبلیغ کو وسیع کریں۔ ہمارا جماعتی مرکز اس وقت غیر معمولی مالی مشکلات میں گذر رہا ہے۔ ہر ممکن کوشش سے ہم خود بھی مالی قربانی پیش کر کے ان مشکلات پر قابو پانے کی سعی کریں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس کی تحریک کریں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے پیغام نے ہمیں ہمارے فرائض کی طرف متوجہ کیا اسلئے حضرت ممدوح کا بھی ہم پر یہ بہت بڑا احسان ہے اسلئے هل جزاء الاحسان الا الاحسان کے رنگ میں ہمیں اسکے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم اپنے عمل سے ثابت کریں کیونکہ اصل چیز عمل ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں نیکی اور تقوےٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

## قلمی معاونین اور مراسلہ نگاروں کی خدمت میں

بسلسلہ اخبار متعدد احباب کی طرف سے وقتاً فوقتاً مراسلات موصول ہوتے رہتے ہیں۔ اور حسب حالات و گنجائش ان کی تعمیل بھی کی جاتی ہے اگر ایسے کرمفرما بعض امور میں خاص تعاون فرمائیں تو جہاں ان کی متعدد مشکلات دور ہو سکتی ہیں وہاں ہمارا قیمتی وقت بھی بچ سکتا ہے۔

● — بعض مراسلہ نگار حضرات کو اپنی عبارت مکمل طور پر شائع کرنے پر اصرار ہوتا ہے حالانکہ بعض وجوہات کی بنا پر حذف و اختصار ناگزیر ہوتا ہے اس پر احباب کو شکوہ نہیں ہونا چاہیئے۔

● — جس مضمون یا اعلان کو طبع کرانا مقصود ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس میں اصلاح و ترمیم کے لئے جگہ چھوڑی ہو۔ قابل اشاعت مضمون کی صورت میں تو نصف صفحہ کا خالی ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ نیز تحریر صاف اور پڑھی جانے کے قابل ہو۔ نو آموز مضمون نگاروں اور جن کی تحریر پختہ نہیں انہیں تو ان باتوں کا التزام از حد ضروری ہے پھر اگر ادارہ ان کے مضامین کو اصلاح و ترمیم کے بعد قابل سمجھے گا تو شائع کر دیا جائے گا۔

● — ترسیل زر اور اخبار کے دیگر انتظامی امور کے بارہ میں ہمیشہ مینیجر کے نام پر خط و کتابت کی جائے اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔ البتہ مضامین و اعلانات کے سلسلہ میں ایڈیٹر کو لکھا جائے اس طرح تعمیل میں تاخیر کا اندیشہ نہیں رہتا۔

# سیاست انقلاب کے موڑ پر

(بقیہ صفحہ اول)

**میک موہن لائن** بھوٹان کے مشرقی کنارہ سے برما تک ہندو چین کے درمیان جو سرحدی علاقہ ہے ۔ وہ میک موہن لائن کہلاتا ہے۔ ۱۹۱۳ء میں ہند و چین کی سرحد متعین کرنے کے لئے ایک باؤنڈری کمیشن بیٹھی تھی۔ اس کے صدر برٹش پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری مسٹر میک موہن مقرر ہوئے تھے۔ یہ سرحد ابھی تک اسی کے نام سے موسوم ہے۔ اس سرحد کو چین ۔ تبت اور ہندوستان کے نمائندوں نے متفقہ طور پر تسلیم کیا تھا۔ "نیفا کی شمال مشرقی سرحدی ایجنسی" جہاں سے دلائی لامہ تبت کی سرحد طے کر کے ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ اسی علاقہ میں واقعہ ہے۔ ۱۹۵۴ء میں جب پنڈت جواہر لال نہرو چین گئے اور ۵۷-۱۹۵۶ء میں وزیر اعظم چین چو این لائی ہندوستان آئے تو ان دونوں ملاقاتوں میں ہند و چین کی سرحد کا تعین زیر بحث آیا تھا اور ان دونوں موقعوں پر وزیر اعظم چین نے "میک موہن لائن" کو ہی ہند و چین کا شمال مشرقی سرحد تسلیم کیا تھا۔

**لداخ** ہندوستان کی دوسری سرحد جو چین سے ملتی ہے ۔ وہ لداخ ہے ہند و چین کی اس سرحد کا تعین جنرل زور آور سنگھ کی مہموں کے بعد ۱۸۴۲ء میں باہمی معاہدے سے ہوا تھا۔ سو سال تک ہند و پاک میں سے کسی نے اس معاہدہ کی بے حرمتی نہیں کی ۔ لیکن ادھر چند سالوں سے چین نے اس سرحد پر اپنا ناجائز اثر و رسوخ بڑھانا شروع کیا ۔ لداخ کے وہ مسلمان جو اسی معاہدہ کی ایک دفعہ کی رو سے لداخ اور تبت کے درمیان آزادانہ تجارت کرتے تھے ۔ ان کی آمد و رفت میں بھی رکاوٹ شروع کی گئی بسا اوقات ہی اس علاقہ میں چین نے ایک ایسی سڑک کی تعمیر کی جو سو میل تک ہندوستانی علاقہ سے گذرتی ہے۔

**بھوٹان اور سکم** ان دونوں علاقوں کے علاوہ بھوٹان اور سکم سے بھی چین کی سرحد ملتی ہے ۔ یہ دونوں ریاستیں اگرچہ خود مختار ہیں مگر خارجی و دفاعی امور میں ہندوستان کے زیر اثر ہیں ۔ اس طرح ہند و چین کی سرحد قریب قریب اڑھائی ہزار میل لمبی ہے ۔ جہاں مسلسل کئی سالوں سے چین سرحدی قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے ۔
یہ ظاہر ہے کہ سرحد کا معاملہ ہندوستان کی سالمیت اور پورے ملک کے وقار کا معاملہ ہے ۔ اس لئے ہندوستان کی تمام سیاسی پارٹیوں کو متحد ہو کر چین کے اس جارحانہ اقدام کے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے تھا۔ مگر ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی نے ایسا نہیں کیا ۔ بلکہ پنڈت جواہر لال نہرو پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ وہ "میک موہن لائن" کو ہند و چین کی سرحد قرار دینے پر اصرار نہ کریں ۔

**ہند و چین کی سرحدی کشمکش** اس سیاسی مدوجزر کا نتیجہ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے حق میں بہت برا ثابت ہوا ۔ کیرالا کی چھوٹی سی وزارت جو ۲۲ ہاتھوں کے درمیان زبان کی حیثیت رکھتی تھی ۔ ہر طرف سے نشانے میں آگئی ۔ وہاں کمیونسٹ وزارت کے خلاف تحریک تو پہلے سے چل رہی تھی ۔ مگر تازہ حادثات نے اس آتش مخالفت کو اور ہوا دی ۔ تعلیمی بل کا مسودہ جسے چرچ نے مخالفت کا ایک آلہ بنایا تھا خوب زور شور سے اُبھرا ۔ کمیونسٹ وزارت کے خلاف کانگریس ۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی اور مسلم لیگ کا ایک متحدہ محاذ قائم ہوا ۔ کیرالا کے بعض وہ سیاسی لیڈر جس نے جنرل الیکشن میں کمیونسٹوں کی زبردست حمایت کی تھی ۔ بلکہ سچ پوچھئے جس کی انتھک کوششوں سے کمیونسٹ پارٹی الیکشن میں کامیاب ہوئی تھی ۔ جیسے نائر سوسائٹی کے لیڈر مسٹر منتھو پدم نابھن وہ اب کمیونسٹ وزارت کی مخالفت میں پیش پیش تھے ۔

**کیرالا وزارت کے خلاف میمورنڈم** ہم اوپر یہ لکھ آئے ہیں کہ ہند کمیونسٹ پارٹی نے کیرالا کی کمیونسٹ وزارت کے سالانہ کارناموں کی ایک فہرست پیش کی تھی ۔ اب دوسری فہرست متحدہ محاذ کی طرف سے مرتب کی گئی ۔ یہ فل سکیپ کے ۱۲ صفحات پر مشتمل تھی ۔ ان میں بہت سے واقعات حکومت کے انتظامیہ اور عدلیہ سے متعلق تھے اور جو اس مخصوص طرز حکومت کی نشاندہی کرتے تھے جو کمیونسٹ راج کا طرۂ امتیاز ہے ۔ ان میں ایک حوالہ ایک ایسے کمیونسٹ ممبر کا بھی تھا جسے ایک قتل کے مقدمہ میں عمر قید کی سزا ملی تھی مگر کمیونسٹ وزارت نے برسر اقتدار آتے ہی اس کی عزت افزائی شروع کر دی ۔ وہ کئی مرتبہ جیل سے اسمبلی کی کارروائی سننے کے لئے باہر لایا گیا ۔ اور اسپیکر کے پہلو میں کرسی پر بیٹھایا گیا ۔ ظاہر ہے کہ یہ عنایت جمہوریت میں کسی کے لئے جائز نہیں ہو سکتی اس لئے عام طور پر یہ سمجھا گیا کہ اس فعل کے ذریعہ کیرالا میں کمیونسٹ وزارت نے جمہوریت کا منہ چڑایا ہے ۔
اس کے علاوہ متعدد واقعات سیاسی قتل ۔ کمیونسٹ نوازی اور اقربا پروری وغیرہ کے تھے ۔ اس میمورنڈم کے ساتھ کمیونسٹ وزارت کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن جاری کیا گیا ۔ ایسا ایجی ٹیشن کہ ہندوستان کی تاریخ ایجیٹیشن میں اس کی نظیر نہیں ملتی ۔ کمیونسٹ وزارت کے لئے کام کرنا مشکل ہو گیا ۔ خزانہ خالی ہو گیا ۔ عوام کی یہ بے چینی اور کمیونسٹ وزارت کی بے بسی دیکھ کر مرکز نے اس میں مداخلت ضروری سمجھی ۔ اور ۳۱ر جولائی ۱۹۵۹ء کو وہاں صدارتی راج کا اعلان کر دیا گیا ۔

**ہند کمیونسٹ پارٹی کو صدمہ** ہند کمیونسٹ پارٹی نے کیرالا کی وزارت کو اپنی اعلیٰ صلاحیت کا ایک نشان قرار دیا تھا ۔ ایک مرتبہ کیرالا کے لیبر منسٹر ٹی ۔ وی ۔ ٹامس نے یہاں تک فخر کیا تھا کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو کمیونسٹ وزارت ۲۴ گھنٹوں کے اندر حل نہ کر سکتی ہو ۔ ان بلند بانگ دعاوی کے بعد جب یہ وزارت نا اہلیت کے جرم میں معطل کر دی گئی تو لازماً ہند کمیونسٹ پارٹی ترقی کے میدان میں برسوں پیچھے رہ گئی ۔ ساری دنیا میں اس کے وقار کو صدمہ پہنچا بمبئی میونسپل کارپوریشن جہاں کانگریس کے مقابل پر سمیکت مہاراشٹر اور کمیونسٹ پارٹی کے درمیان اتحاد ہے ۔ وہاں یہ مسئلہ پھر زیر بحث لایا گیا ۔ سمیکتی اور پرجا سوشلسٹ پارٹی نے اس پر دشمن وطن اور غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا ۔ اور اس اتحاد کو توڑنے کی تجویز پیش کی ۔

**جوش انتقام** اتنا بڑا سیاسی انحطاط دیکھ کر کمیونسٹ پارٹی کا طیش میں آنا ضروری تھا ۔ پہلے تو اس نے پارلیمنٹ میں بدعنوانی کی جسے پنڈت جواہر لال نہرو نے غیر جمہوری طریقہ کہا ۔ وزیر اعظم ہند کی یہ تنقید بہت شریفانہ تھی ورنہ صحیح تو یہ ہے کہ یہ طریقہ غیر انسانی تھا ۔ وہ ملک جہاں جمہوریت نہیں مگر انسان بستے ہیں وہاں بھی اس بد تہذیبی کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔
جن دنوں کیرالا میں متحدہ محاذ کا ایجی ٹیشن جاری تھا کمیونسٹ لیڈر دھمکیاں یہ اعلان کرتے تھے کہ اگر وہاں کی وزارت توڑ دی گئی تو ہر جگہ اس کا انتقام لیا جائے گا اور کانگریسی وزارتوں کے لئے نظم و نسق برقرار رکھنا محال ہو جائے گا ۔ چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے بنگال کی کانگریسی وزارت سے انتقام لیا ۔ ستمبر کو جب وہاں کی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو کمیونسٹ گروپ نے خوراک کے مسئلہ پر اسمبلی کے اندر خوب اودھم مچائی ۔ تذلیل و تضحیک بدزبانی و دشنام طرازی کے علاوہ تشدد کا بھی خوفناک مظاہرہ کیا ۔ ایسا مظاہرہ کہ اسمبلی کی تاریخ بھی یہ حرکت دیکھ کر شرما گئی ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کمیونسٹوں کی ان حرکات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ غیر ملکی ایجنٹ کا کام کرتے ہیں ۔

**چین کی جارحیت** معلوم ہوتا ہے کہ کیرالا کی کمیونسٹ وزارت کے سقوط سے روس اور چین کو بھی صدمہ پہنچا تھا ۔ چونکہ اس کے بعد ہی ہند و چین کی سرحد پر چین کی جارحانہ کارروائی تیز تر ہو گئی ۔ اور اب یہ خبر اخباری دنیا میں خوب گونجنے لگی ۔

**بین الاقوامی سیاست** ہندوستان کے علاوہ بین الاقوامی سیاست میں بدلتے ہوئے حالات سے بہت متاثر ہو رہی تھی ۔ اس وقت ہند و پاک کے درمیان جو اختلافات ہیں اگر ان سے قطع نظر کر لیا جائے تو یہ حقیقت ان دونوں ملکوں کے سامنے آئے گی کہ ایک کی سالمیت کے لئے دوسرے کی سالمیت ضروری ہے ۔ ہند و چین کے اس اختلاف سے پاکستان کو بھی اس کا احساس ہوا ۔ اس احساس کی ایک وجہ اور بھی تھی ۔ وہ یہ کہ چین کے نقشہ میں چھ ہزار مربع میل پاکستان کا بھی چین کی ملکیت میں دکھایا گیا ہے پاکستان کو طبعاً یہ خطرہ ہے کہ کل ہماری بھی باری آسکتی ہے ۔ اور چین ہمارے خلاف بھی جارحانہ اقدام کر سکتا ہے ۔ اسلئے اس نے ہندوستان کے سامنے مشترکہ دفاع کی تجویز پیش کی ۔ مگر پنڈت جواہر لال نہرو نے اس کو ہندوستان کے لئے ناقابل قبول قرار دیا ۔ لیکن یکم ستمبر کو پاکستان کے صدر جنرل محمد ایوب خاں اور ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے دہلی کے ہوائی اڈے پر ملاقات کی ۔ اور دونوں ملکوں کے بہت سے اختلافی مسائل پر خوشگوار فضا میں بات چیت ہوئی ۔ اس مختصر سی ملاقات کو موجودہ حالات میں ایک تاریخی اہمیت دی گئی ہے ۔ اس جگہ مسٹر جے پرکاش نارائن کی ایک تقریر کا بھی حوالہ دینا چاہیئے ۔ انہوں نے ۷ر اکتوبر کو سیوا جی پارک بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے ساتھ ہمارے جھگڑے طے ہونے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں ۔ نہری پانی کا جھگڑا قریب قریب طے پا چکا ہے ۔ کشمیر اور دوسرے مسائل باقی ہیں ۔ مگر جنرل ایوب خاں نے ان کے فیصلہ کی بھی خواہش ظاہر کی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ یہ مسائل بھی حل ہو جائیں گے ۔ لیکن چین جو کچھ کر رہا ہے اور کرنا چاہتا ہے وہ بڑا ہی خطرناک ہے ۔

**روس و امریکہ** ایشیا سے نکل کر جب ہم روس یورپ اور امریکہ جاتے ہیں تو وہاں بھی کمیونسٹوں اور غیر

کمیونسٹوں کو باہم دست و گریبان پاتے ہیں۔ تخفیف اسلحہ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی برلن کی خود مختاری اور چوٹی کانفرنس ان مسائل پر دونوں گروپوں کے درمیان بہت سے اختلافات پائے ہیں پھر ہر گروپ کے اندر بھی کشیدگی پائی جاتی ہے۔ برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس کے باہمی اختلافات تو بار بار منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ ادھر روس چین اور یوگوسلاویہ میں بھی اخلاص نظر نہیں آتا۔ چین کا خیال ہے کہ اب روس پر یورپ کا رنگ غالب آرہا ہے۔ اور وہ اب ایشیا پر یورپ کی دوستی کو ترجیح دینے لگا ہے۔ مسٹر خروشچیف کا دورۂ امریکہ اس خیال کی تصدیق کرتا ہے۔

## خروشچیف کا دورۂ امریکہ

مسٹر خروشچیف کا دورۂ امریکہ بھی بدلتی ہوئی سیاست کی زبردست دلیل ہے۔ راکٹ سازی میں روس کی فوقیت سے بہت سے ملکوں کو یہ دھوکہ ہوا تھا کہ روس امریکہ سے زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اور روس کی عوامی زندگی امریکہ کی عوامی زندگی سے اعلےٰ ہے۔ مگر مسٹر خروشچیف کے دورۂ امریکہ سے اس غلط فہمی کا ازالہ ہو گیا۔ اس دورہ نے بہت سی حقائق کو بے نقاب کر دیا۔ اس دورہ سے جو حقائق بے نقاب ہو کر سامنے آئے وہ یہ ہیں۔

۱۔ راکٹ سازی سے ملک کی خوشحالی اور عوامی زندگی کی بہتری کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

۲۔ روس راکٹ سازی میں امریکہ سے آگے ہے۔ مگر معیارِ زندگی میں اس سے بہت پیچھے ہے۔

۳۔ روس کی اقتصادی حالت ایسی نہیں کہ وہ راکٹ سازی اور دوسرے اسلحہ کی تیاری پر عوامی سرمایہ کا اتنا بڑا حصہ صرف کرے۔

۴۔ روس میں آزادئ فکر و عمل نہیں

۵۔ امریکہ کی سرمایہ داری اس سے قطعاً مختلف ہے جس کی مذمت کارل مارکس نے داس کیپیٹل" میں کی ہے۔

## عوامی ترقی

مسٹر خروشچیف جب واشنگٹن پہنچے تو ان کے پاس اس راکٹ کا بھی ایک نمونہ تھا جو اسی دن روسی سائنسدانوں نے چاند پر اتارا تھا انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں روس کی اس سائنسی ترقی کا بہت دھوم دھام سے ذکر کیا۔ اور اسے امریکہ کے مقابلہ میں روس کی برتری کا ایک ثبوت بنا کر پیش کیا۔ مگر مسٹر خروشچیف کو اس منصوبہ میں ناکامی ہوئی۔ امریکی عوام نے خروشچیف سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے سامنے روسی عوام کی زندگی لا کر اور دکھائیے کہ آخر وہ کس جہت میں ہم سے زیادہ کامل ہے۔ اہل امریکہ نے واضح الفاظ میں روس کے وزیر اعظم کو بتایا کہ ہم نظام سرمایہ داری ہی کی بدولت زندگی کے اس بلند معیار پر پہونچے ہیں۔ اشتراکیت اس سے سوا اور کیا چاہتی ہے؟ انہوں نے مسٹر خروشچیف کو دعوت دی کہ آپ امریکی عوام کے جس گھر میں جانا چاہیں جائیں اور اس کے بود و باش کا معائنہ کریں۔

اس دورہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی مسٹر خروشچیف امریکی عوام کے معیارِ زندگی سے بہت متاثر ہوئے۔ اور پھر انہوں نے راکٹ کو اپنی برتری کے طور پر پیش کرنا چھوڑ دیا۔

## انفرادی و مذہبی آزادی

دوسری چیز جس سے مسٹر خروشچیف کو متاثر ہونا پڑا وہ فرد کی آزادی ہے۔ روس میں فرد پر جتنی پابندیاں ہیں ان کا ایک اظہار تو خروشچیف کے اس جواب سے ہوا۔ جب انہوں نے صدر آئزن ہاور کی اس دعوت پر کہ "آیئے آج آپ بھی میرے ساتھ چرچ چلیئے" یہ کہا کہ

"اگر میں چرچ چلا گیا تو روسی عوام کو زبردست صدمہ ہوگا"

اس جواب سے آزاد دنیا کو یہ معلوم ہو گیا کہ کمیونسٹوں کے نزدیک آزادی کا ایک خاص تصور ہے۔ ایسا تصور جس میں فرد کی قوتِ فکر و عمل سلب کر لی جاتی ہے جمہوریت کی اصطلاح میں اسی کو غلامی کہتے ہیں۔

مسٹر خروشچیف نے دورۂ امریکہ میں برملا اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ ابھی روس اقتصادیات میں امریکہ سے بہت پیچھے ہے۔

## چین کی جنگجویانہ ذہنیت

غرض اس دورہ میں کمیونسٹ بلاک کا سیاسی، اقتصادی اور سماجی پلڑا ہلکا ثابت ہوا۔ آج سے تین سال پہلے برطانیہ و فرانس کی ایک سیاسی غلطی سے فائدہ اٹھا کر روس نے مغربی ایشیا اور ہندوستان میں جو اثر و رسوخ قائم کیا تھا وہ بہت حد تک زائل ہو گیا۔ نیویارک ٹائمز کے تبصرہ نگار مسٹر جیمس ایسٹین نے مسٹر خروشچیف کی تجویز تخفیف اسلحہ پر لکھا ہے کہ مسٹر خروشچیف چاند پر تو ہم سے تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن زمین پر اس کے لئے تیار نہیں۔ وہ طاقت کے استعمال کے مخالف ہیں۔ لیکن لاؤس کے معاملہ پر بحث نہیں کریں گے۔ وہ حق خود ارادیت کے حق میں ہیں۔ لیکن آزادانہ انتخاب تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ وہ ہم پر اعتبار نہیں کرتے لیکن ہم سے کہتے ہیں کہ ہم ان پر اعتبار کریں۔ جب ہم ان سے آزادئ ہنگری اور سنسر شپ جیسے امور کے بارے میں پوچھتے ہیں تو وہ جواب نہیں دیتے۔ حالانکہ موجودہ دور کے ناقابلِ فراموش اور ناقابلِ معافی واقعات ہیں۔

اسی طرح بہت سے مبصروں نے خروشچیف کے دورۂ روس اور تخفیف اسلحہ کی تجویز پر تبصرے کئے ہیں۔ علاوہ ازیں کمیونسٹوں کی بین الاقوامی پوزیشن کا برطانیہ کے تازہ الیکشن سے بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس الیکشن میں کمیونسٹ پارٹی نے ۱۸ نمائندے کھڑے کئے مگر ان میں سے ایک بھی کامیاب نہیں ہوا۔ بلکہ ایسی عبرتناک شکست ہوئی کہ ایک کے علاوہ سبھوں کی ضمانتیں تک ضبط ہو گئیں۔ حالانکہ یہ الیکشن اس وقت ہوا جب یہ خیال کیا جاتا تھا کہ خروشچیف کے دورۂ امریکہ نے کمیونسٹوں کے لئے فضا سازگار کر دی ہے۔ کمیونسٹ بلاک کے اس سیاسی زوال میں روس سے زیادہ چین کی جنگجویانہ ذہنیت اور توسیع پسندی کا دخل ہے۔ چین آہستہ آہستہ ہندوستان کی ہمدردی بھی کھو رہا ہے۔ یہ ہند چین کے تعلقات کا قابلِ عبرت انجام ہے کہ ابھی جو چین نے دسواں جشن یوم آزادی منایا۔ اس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے کمیونسٹ لیڈروں کو تو مدعو کیا گیا۔ مگر راشٹرپتی راجندر پرشاد اور وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔ اس سے زیادہ بے وفائی و طوطا چشمی کی اور کوئی مثال کیا ہوگی۔ چین کی یہ سرد مہری و بے مروتی دیکھ کر ہی ابھی پنڈت جواہر لال نہرو نے چو این لائی وزیر اعظم چین کے خط کا جو جواب دیا ہے اس میں ہندوستانی موقف واضح الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے۔ وہ یہ کہ "میک موہن لائن" ہی ہند و چین کی مسلم سرحد ہے چین جب تک اس کو نہیں مانتا اور ہندوستانی چوکیوں کو خالی نہیں کرتا۔ اس سے مصالحت کی کوئی بات چیت نہیں کی جا سکتی۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہند و چین کی سیاست ایک خوفناک موڑ پر آگئی ہے۔ چین کا یہ رویہ صرف ہندوستان ہی کے ساتھ نہیں بلکہ دوسرے دوستوں کے ساتھ بھی اس کا یہی سلوک ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسے دوستوں کو ستانے ہی میں مزہ آتا ہے

## چین و جمہوریہ عربیہ

ابھی چین کا دسواں جشن آزادی جو پیکنگ میں بہت شان و شوکت سے منایا گیا ہے۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے شامی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر خالد بکداش نے سفیر جمہوریہ عربیہ کے سامنے ایسی تلخ اور جارحانہ تقریر کی کہ سفیر مذکور کو اس جشن کا مقاطعہ کرنا پڑا۔ اور اب آخری اطلاع یہ ہے کہ چین اور جمہوریہ عربیہ یعنی مصر و شام کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے والے ہیں اور خالد بکداش پر ان کی عدم موجودگی میں ہی مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

چین کا یہ کردار کیا غضب ڈھائے گا۔ کچھ کہہ نہیں سکتے۔ روس چین پر ہندوستان کی دوستی کو ترجیح دے نہیں سکتا۔ اس صورت بین الاقوامی سیاست کے ہیرو ہندوستان کو اس مصیبت سے کیسے بچائیں گے یا ہندوستان میں اپنے مفاد کی کیسے حفاظت کریں گے۔ یہی دیکھنا ہے۔

## اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۲؍۱۳؍ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو مکرم رؤف احمد خان صاحب احمدی ولد خواجہ محمد الدین خان صاحب احمدی مرحوم ساکن زہرہ بانو شوپیاں کا نکاح مکرمہ ممتاز اختر صاحبہ بنت خواجہ نصیر الدین خان صاحب احمدی سیکرٹری مال چک ابریچ پارٹی پورہ کے ہمراہ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر خاکسار نے پڑھا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ و درویشان کرام سے استدعا ہے کہ دعا فرما دیں کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار حکیم محمد سعید مبلغ انچارج علاقہ کشمیر حال مقیم شوپیاں ۱۴؍۱۰؍۵۹

## دعائے مغفرت

افسوس خاکسار کی اہلیہ مسماۃ حلیمن بی بی صاحبہ چند ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۵؍۹؍۵۹ کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بڑی نیک پرہیزگار اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ پنجوقتہ نماز التزام کے ساتھ ادا کرنے اور نماز تہجد کی پابندی کے ساتھ تلاوت قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم دینے اور ان کی تربیت کرنے میں مصروف رہتی۔ تمام احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم پسماندگان اور ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خاکسار فیاض الدین خان۔ پوسٹ ماسٹر کیرنگ (اڑیسہ)

# محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مبلغ بورنیو کی وفات پر

## درویشان قادیان کی طرف سے قرارداد تعزیت

محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کی اطلاع بذریعہ اخبار الفضل یہاں موصول ہوئی جس پر مورخہ ۲۳ ۱۰/۵۹ کو محترم مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل نے دوسرے خطبہ جمعہ میں مرحوم کے مناقب اور خدمات دینیہ کا ذکر کیا اور بنماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب ادا کی۔ اور بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں درویشان قادیان کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں جملہ درویشان قادیان کی طرف سے اپنے مرحوم مجاہد بھائی کے جملہ لواحقین سے ہمدردی کی حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

"جملہ درویشان قادیان اپنے مجاہد بھائی مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی غریب الوطنی میں وفات پر افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں مرحوم نہایت درجہ مخلص اور محبت کے ساتھ دین کا کام کرنے والے تھے۔ آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۱۹۳۵ء میں زندگی وقف کی۔ اور سنگاپور میں پندرہ ۱۵ سال تک شاندار تبلیغی خدمت سرانجام دینے کی سعادت حاصل کی اس عرصہ میں آپ جاپان کی قید میں بھی رہے جہاں محض دین کی خاطر آپ کو طرح طرح کے دکھ برداشت کرنے پڑے۔ انہی کے نتیجہ میں آپ کو اپنی صحت کی قربانی دینی پڑی۔ جنگ عظیم کے ختم ہونے پر آپ مرکز میں واپس تشریف لائے۔ اور ایک عرصہ تک ہندوستان میں تبلیغی خدمت بجا لاتے رہے پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت آپ کو ملایا میں تبلیغ کا موقعہ ملا۔ بعدہٗ بورنیو میں تبدیل ہو گئے تھے۔ جہاں اس تبلیغی جہاد میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس طرح آپ جماعت احمدیہ کے آٹھویں مجاہد ہیں جن کو میدان جہاد میں شہادت نصیب ہوئی ــــ کہ و بیش ربع صدی آپ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت میں خاص خدمتِ دین بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جماعت کے نوجوانوں کو مرحوم کے نیک نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار ممتاز احمد ہاشمی قائمقام جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

# چندہ جلسہ سالانہ

## جلسہ سالانہ سے قبل ادا کیا جانا ضروری ہے

احباب جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ اور اس کی شرح سال میں ایک ماہ کا ۱/۱۰ حصہ مقرر ہے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کو سہولت کے ساتھ پورا کر سکنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ، جلسہ سالانہ سے قبل سو فیصدی ادا کر دے۔ جو احباب اب تک اس کی سو فیصدی ادائیگی نہ کر سکے ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی فوری ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

**ضرورت رشتہ** ـ جنوبی ہند کے ایک احمدی مغل خاندان کے نوجوان کے لئے جو انجینئرنگ لائن میں تاجر ہے۔ نیک تعلیم یافتہ ۱۲-۱۳ سالہ رشتہ کی ضرورت ہے۔
تمام خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان کی جاوے۔

# پروگرام دورہ چوہدری مبارک علی صاحب فاضل مبلغ انچارج و انسپکٹر بیت المال جنوبی ہند

## ۱ ۱۱/۵۹ تا ۷ ۱۲/۵۹

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چوہدری مبارک علی صاحب انسپکٹر بیت المال جنوبی ہند کو چندہ جات کی وصولی کے لئے فوری طور پر دوبارہ اسلئے بھجوایا جا رہا ہے کہ جلسہ سالانہ بالکل قریب آ رہا ہے مگر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی رفتار بالکل سست ہے۔ اس کے علاوہ تحریک جدید چندہ وقف جدید و دیگر بہشتی مقبرہ اور زکوٰۃ کی مدات میں بھی وصولی برائے نام ہے لہذا چوہدری صاحب کو خاص طور پر اس دورہ میں ہر سہ مدات کے چندہ کی وصولی کے لئے ہدایت کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ دیگر لازمی چندہ جات کی طرف بھی وہ خاص طور پر توجہ دیں گے۔ جملہ عہدیداران اور مخلص احباب جن کی خدمت میں انفرادی طور پر بھی تحریکات بھجوائی جا چکی ہیں سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں ضرور تعاون فرماویں۔

ناظر بیت المال قادیان

| نمبر شمار | مقام روانگی | تاریخ روانگی | مقام رسیدگی | تاریخ رسیدگی | قیام | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حیدر آباد | ۱ ۱۱/۵۹ | چنتہ کنٹہ | ۱ ۱۱/۵۹ | ۵ دن | |
| ۲ | چنتہ کنٹہ | ۶ ـ | کرنول | ۶ ـ | ۱ ،، | |
| ۳ | کرنول | ۸ ـ | رائچور | ۸ ـ | ۱ ،، | |
| ۴ | رائچور | ۹ ـ | دیودرگ | ۹ ـ | ۱ ،، | |
| ۵ | دیودرگ | ۱۰ ـ | تیماپور | ۱۰ ـ | ۱ ،، | |
| ۶ | تیماپور | ۱۱ ـ | یادگیر | ۱۱ ـ | ۵ ،، | |
| ۷ | یادگیر | ۱۲ ـ | مدراس | ۱۷ ـ | ۲ ،، | |
| ۸ | مدراس | ۱۹ ـ | بنگلور | ۲۰ ـ | ۴ ،، | |
| ۹ | بنگلور | ۲۴ ـ | شموگہ | ۲۵ ـ | ۲ ،، | |
| ۱۰ | شموگہ | ۲۷ ـ | سوربساگر | ۲۷ ـ | ۱ ،، | |
| ۱۱ | سورب | ۲۸ ـ | ہبلی | ۲۸ ـ | ۲ ،، | |
| ۱۲ | ہبلی | ۱ ۱۲/۵۹ | نندگڑھ | ۱ ۱۲/۵۹ | ۱ ،، | |
| ۱۳ | نندگڑھ | ۲ ـ | بمبئی | ۴ ـ | ۴ ،، | |
| ۱۴ | بمبئی | ۷ ـ | قادیان | ۱۲ ـ | ـ | |

# جماعت ہائے احمدیہ علاقہ جموں و پونچھ میں

## تربیتی دورہ کی تکمیل

ماہ جون و جولائی سال حال میں جماعت ہائے احمدیہ جموں وکشمیر کا تربیتی دورہ مرکزی وفد بشمولیت مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔اے ناظر بیت المال اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس نے کیا تھا۔ ان دنوں غیر معمولی سیلاب اور کثرت باراں کے باعث متعدد راستے خراب ہو جانے کی وجہ سے جموں اور پونچھ کی بعض جماعتوں کا دورہ ملتوی کرنا پڑا تھا۔ ان جماعتوں کے تربیتی دورہ کے لئے اب مندرجہ ذیل پروگرام تیار کیا گیا ہے جس کے مطابق مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ درویش بمعیت مکرم مولوی عبید اللہ صاحب فاضل معاون ناظر بیت المال دورہ کریں گے۔

جملہ عہدیداران جماعت اور احباب سے توقع ہے کہ وہ مرکزی نمائندوں کی آمد سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ ان کی آمد سے قبل ہی مقامی حالات کے مطابق جلسوں وغیرہ کا پروگرام بھی مرتب کر چھوڑیں گے تاکہ جماعتوں کو تربیتی اور تنظیمی امور کے ساتھ ساتھ تبلیغی امور میں بھی مدد مل سکے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

| نمبر شمار | مقام روانگی | تاریخ روانگی | مقام رسیدگی | تاریخ رسیدگی | قیام | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قادیان | ۶ ۱۱/۵۹ | جموں | ۶ ۱۱/۵۹ | ۱ دن | |
| ۲ | جموں | ۷ ۱۱/۵۹ | بھدرواہ | ۷ ۱۱/۵۹ | ۴ دن | بشمول میٹنگ گورسائی بھٹانہ پیر ـ شبینہ ۹ |
| ۳ | بھدرواہ | ۱۱ ـ | جموں | ۱۱ ـ | ۱ دن | |
| ۴ | جموں | ۱۲ ـ | بڈھعانوں | ۱۲ ـ | ۱ ،، | |
| ۵ | بڈھعانوں | ۱۳ ـ | پونچھ | ۱۳ ـ | ۱ ،، | |
| ۶ | پونچھ | ۱۴ ـ | چارکوٹ | ۱۴ ـ | ۲ | |
| ۷ | چارکوٹ | ۱۶ ـ | سلواہ | ۱۶ ـ | ۲ | |
| ۸ | سلواہ | ۱۸ ـ | چارکوٹ | ۱۸ | ۱ | |
| ۹ | چارکوٹ | ۱۹ | جموں | ۱۹ ـ | ۱ | |
| ۱۰ | جموں | ۲۰ | قادیان | ۲۰ | ـ | |

# خبریں

سرینگر ۲۵ اکتوبر۔ یہاں غیر سرکاری طور پر پہنچنے والی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ چینیوں نے مشرقی لداخ میں گذشتہ کے چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ کشمیر کی جمیل استور پر بھی چینیوں کے قبضہ کی اطلاع ملی ہے۔ دہلی کے ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارت سرکار نے فیصلہ کیا ہے کہ چینیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اگر ضرورت پڑی تو لداخ کی وادی جنگ میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوج اتار دی جائے گی۔

۲۵ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل امراؤ خاں نے آج دہلی سے کلکتہ پہنچنے پر بتایا کہ اب جبکہ بھارت اور مشرقی پاکستان کی سرحدوں کے تمام جھگڑے خوش اسلوبی سے نپٹانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اب مغربی سرحد کے ... اور کشمیر کے تنازعہ کے متعلق بات چیت شروع ہونے کے امکانات بھی روشن ہو گئے ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اب تمام سرحدی جھگڑوں کے متعلق بات چیت کا سلسلہ جلد ہی شروع ہو گا۔ میجر جنرل امراؤ خاں نے سرحدی جھگڑوں کی بات چیت میں پاکستانی وفد کے ممبر کے طور پر حصہ لیا تھا۔

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ گنے کی قیمت میں اضافہ ہو جانے کے باعث پنجاب ... میں ڈی ۲۹ کوالٹی کی کھانڈ کی قیمت ابھی ۲۶ روپے ۵۰ نئے پیسے فی من سے بڑھا کر ۲۸ روپے ۲۵ نئے پیسے فی من کر دی گئی ہے مرکزی سرکار ... کم سے کم قیمت ایک روپیہ ۴۴ نئے پیسے سے بڑھا کر ایک روپیہ ۶۲ نئے پیسے فی من کر دی ہے۔

ننگل ۲۵ اکتوبر۔ بھاکڑہ پراجیکٹ کے جنرل مینیجر شری ایم۔ آر چوپڑہ نے آج یہاں اعلان کیا کہ بائیں کنارے کے بجلی گھر کو جس میں سرنگ کا کنٹرول چیمبر ٹوٹنے کی وجہ سے ۱۲ اگست سے مسلسل پانی آرہا تھا۔ آج مکمل طور پر پانی سے صاف کر دیا گیا ہے۔ اس کامیابی پر اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے کیونکہ اب بجلی گھر کی تکمیل کا کام شروع کیا جا سکے گا۔ بجلی گھر سے پانی نکالنے کے ان اقدامات کی کامیابی اس وجہ سے بھی بڑی اہم سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کامیاب نہ ہوتا۔ تو پھر ایک نیا عارضی ڈیم بنانا پڑتا۔

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ بھارت کے امور خارجہ کی وزارت کو چین سرکار کا دوسرا نوٹ موصول ہوا ہے جس میں اس نے لداخ حالیہ واقعہ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ چین سرکار نے ۲۰ اکتوبر کو تین ہندوستانی گرفتار کئے تھے جو ان کے علاقہ میں داخل ہوئے تھے۔ اس سے بھارت سرکار کی اس اطلاع کی تصدیق ہوتی ہے کہ تین بھارتیہ ۔ دو سپاہی اور ایک قلی ۲۰ اکتوبر سے لاپتہ تھے۔ چین سرکار نے مزید لکھا ہے کہ ۲۱ اکتوبر کو تصادم میں اُنہوں نے مزید ہندوستانی گرفتار کئے تھے۔ اور ۹ ہندوستانیوں کی لاشیں برآمد کی تھیں یاد رہے کہ بھارت سرکار کی اطلاع کے مطابق تصادم میں ۱۷ بھارتیہ سپاہی مرے تھے۔ لیکن چین سرکار نے جو اطلاع دی ہے اس کے مطابق ان میں سے ۷ اس نے گرفتار کئے ہیں۔ ۹ مرے اور ایک ہندوستانی سپاہی لاپتہ ہے۔

میرٹھ ۲۵ اکتوبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل میرٹھ کے پبلک جلسہ میں بھارت اور پاکستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے وزراء اور افسران کے درمیان حال ہی میں جو ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ اُن کے نتیجہ کے طور پر طویل صلاح مشورہ کے بعد مشرقی سرحد پر رونما ہونے والی سرحدی جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے ایک سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ انتظام بھی کیا ہے کہ اگر سرحد پر کوئی واقعہ رونما بھی ہو جائے۔ تو اُسے وہیں آگے بڑھنے سے روک کر دیا جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ ابھی بھارت اور پاکستان کو بہت سے جھگڑے حل کرنے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کافی تشویشناک ہیں۔ لیکن یہ ایک خوشکن خبر ہے کہ دونوں ملکوں نے اپنے سرحدی جھگڑے کامیابی سے طے کر لئے ہیں۔ بھارت اور پاکستان کے نہری پانی کے جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ اس سلسلہ میں امریکہ اور دیگر جگہوں پر بات چیت ہوتی رہی ہے۔ اور مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ مسئلہ بھی جلد حل ہو جائے گا۔ گوپلو مسائل کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے عوام کو اپنے مسائل کا جائزہ دنیا میں رونما ہو رہی حیرت انگیز تبدیلیوں کی روشنی میں لینے کو کہا۔ اور سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ روسی راکٹ چاند سے ٹکرایا جا چکا ہے۔ اس اہم واقعہ کا لوگوں کے دلوں پر جو اثر ہوا ہے کیا آپ اس کے رد عمل سے آگاہ ہیں؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہائیڈروجن بم سمیت ایک راکٹ ایک جگہ بیٹھ کر دنیا کے کسی بھی شہر پر کسی بھی شہر میں بھیجا جا سکتا ہے۔ چنانچہ دنیا کے بڑے بڑے لیڈر جنگ کے امکانات سے خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ اور وہ امن کا راستہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ وہ ایسا راستہ تلاش کر لیں گے۔ دنیا میں کئی انقلاب آئے ہیں لیکن سب سے بڑا انقلاب چاند پر راکٹ بھیجنا ہے جو کہ سائنس کا شاندار کارنامہ ہے۔ وزیر اعظم نے اہل وطن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ قربانی کئے بغیر کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا لوگوں کو ملک کی تعمیر نو کے لئے اپنے آرام و آسائش کی قربانی دینی ہوگی۔

کلکتہ ۲۵ اکتوبر کمیونسٹ لیڈروں نے پردھان منتری پنڈت نہرو کو میمورنڈم پیش کیا ہے کہ حالیہ سیلاب سے مغربی بنگال کا آدھے سے زیادہ حصہ زیر آب ہو گیا تھا۔ اور ۴۷ لاکھ آدمی متاثر ہوئے تھے سیلاب کے دنوں میں ۲۰۰ اشخاص ہلاک ہوئے۔ دو لاکھ مکانات تباہ ہو گئے یا اُنہیں کافی نقصان پہنچا بہت سے مویشی ہلاک ہو گئے ہیں اور ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔